Chandni

Meem Ainn

نہ وفا کا ذکر ہو گا نہ وفا کی بات ہو گی

اب محبت جس سے بھی ہو گی رمضان کے بعد ہو گی

وہ رگڑ رگڑ کر برتن مانجتا زور و شور سے اپنے خیالات کا اظہار بھی کر رہا تھا۔

اللہ کا واسطہ ہے حسام اپنی یہ سستی شاعری کم از کم آج تو بند کر دے۔ اتنے زیادہ "

"کام دیکھ دیکھ کر میرا بی پی لو ہو رہا ہے اور تجھے گھٹیا اشعار سنانے کی پڑی ہے۔

سیڑھی پر چڑھ کر کھڑے جالے صاف کرتے عباد نے جل کر کہا تو حسام ناک چڑھا گیا۔

"بیٹا تجھے اکیلے کو تو کام نہیں کرنے پڑ رہے۔ میری جوانی بھی تیرے ساتھ ہی رل رہی ہے۔ ہائے کاش امی بابا ایک عدد بہن ہی پیدا کر کے دے جاتے۔ اس منحوس احمد کے بعد ہی انھیں منصوبہ بندی یاد آئی تھی آہ!!!"

حسام کی چلتی زبان کو بریک کمر پر پڑنے والے بھاری جوتے کی ضرب نے لگائی تھی۔ وہ غصّے سے احمد کو دیکھنے لگا جس نے پیروں میں پڑا جوتا کھینچ کر اس کی کمر میں دے مارا تھا اور اب خونخوار نگاہوں سے اسے ہی گھور رہا تھا۔

"کاش تجھ جیسا نمونہ پیدا کرنے سے پہلے اس منصوبہ بندی کا خیال آگیا ہوتا انھیں اور سالے میری پیاری بہن کیا ماسی بن کر گھر کے کام کرتی۔ اسے تو میں شہزادی بنا کر رکھتا !!!"

بہن کا شوق جس قدر احمد کو تھا ان چاروں میں سے اور کسی کو بھی نہ تھا۔ احمد اور حسام میں چونکہ ایک سال کا ہی فرق تھا اس لئے ان میں مذاق مذاق میں ہاتھ پائی تک چلتی تھی۔

"تم دونوں کی زبانوں کے آگے خندق ہے۔ زبانوں کو لگام ڈال کر ہاتھوں میں تیزی لاؤ۔ آج رمضان کا چاند نظر آ جا گا اس لئے تمام کام آج ہی ختم کرنا ہے۔"

عباد کی کڑک آواز پر حسام منہ بناتا واپس سنک میں پڑے برتنوں کے ڈھیڑ کی طرف متوجہ ہوا۔

"شامی کباب کب بنیں گے بھیا۔پتا ہے نہ سحری میں سالن نہیں کھایا جاتا صرف شامی کباب کے ساتھ ہی روٹی کھائی جاتی ہے۔"

اب تک شامی کباب نہ بنے تھے یہ سوچ سوچ کر ہی سدا کے بھکڑ احمد کو ہول اٹھ رہے تھے۔

ثاقب بھیا کی یونیورسٹی میں فیئرول پارٹی کی وجہ سے تاخیر ہو گئی۔"شامی کباب بس ان کے ہاتھ کے ہی کھانے کے لائق ہوتے ہیں۔بھیا نے بولا تھا کہ رات واپسی پر آکر بنالیں گے۔سامان میں سارا لاکر رکھ چکا ہوں۔"

عباد کی بات پر احمد نے شکر کا سانس بھرتے اپنا کام جاری کیا۔

یہ تھی جمال فیملی!!! جمال احمد مرحوم کے چاروں صاحب زادے۔سب سے بڑا ثاقب جمال جو پنجاب یونیورسٹی میں کیمسٹری کا پروفیسر تھا۔اس سے چھوٹا عباد جمال جو ایک ملٹی نیشنل کمپنی میں جاب کرتا تھا۔عباد سے چھوٹا حسام جمال جو یونیورسٹی کے دوسرے سال میں تھا جب کہ سب سے چھوٹا حیدر جمال یونیورسٹی کے پہلے سال میں۔

ماں باپ کی وفات کے بعد وہ چاروں ہی ایک دوسرے کی کل کائنات تھے۔

"یہ شکل سے معصوم دکھنے والی ایک بدکار لڑکی ہے جس نے اپنے ہی استاد کو اپنی چال میں پھنسا کر منہ کالا کیا ہے۔"

یونیورسٹی کے بڑے سے لان میں سٹوڈنٹس کے ہجوم کے وسط میں کھڑی وہ لال لباس والی لڑکی ساکت کھڑی اپنی جان از عزیز دوست کو یہ زہر اگلتے دیکھ رہی تھی۔

"!!! مم۔۔۔میں ایسی نہیں ہوں میرا یقین کریں آپ سب"

وہ کانپتی آواز میں اپنی صفائی دینے کی کوشش کرنے لگی پر اس کی بات کے جواب میں وہاں موجود لوگوں نے گہری نظر اسے سر تا پیر دیکھا تو وہ زمین میں گڑ سی گئی۔ سرخ ہونٹوں کی لالی بکھری ہوئی تھی کاجل پھیلا ہوا تھا سرخ لباس کندھوں سے پھٹا ہوا تھا پر اسے اتنا ہوش بھی نہ تھا کہ اپنے وجود کو چھپا پاتی۔ دوپٹہ جانے کہاں گر چکا تھا۔

"؟ آپ کے پاس اپنی بے گناہی کا کیا ثبوت ہے"

ڈین کی بات پر اس نے کسی امید کے تحت اپنے سے چند قدم کی دوری پر کھڑے اس مرد کو دیکھا جو سر ہاتھوں میں تھامے کھڑا اپنے ہوش بحال کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

اس کی حالت دیکھتے دل آرا کی آنکھوں میں جلتی آخری امید کی شمع بھی بجھ گئی۔

اس کی خاموشی اس کا جواب بتا چکی تھی۔

سر میں اندر سے اپنا بیگ لینے جا رہی تھی جب پروفیسر نے مجھے کہا کہ دل آرا کو روم "نمبر فائیو میں بھجوں انھیں اس سے کوئی ضروری بات کرنی ہے۔"

ثانیہ کی بات نے آخری کیل ٹھونک دیا تھا۔ جب ثبوت سامنے تھے تو اس کی بات کا یقین کون کرتا۔

"یہ۔۔۔یہ جھوٹ ہے۔۔۔سب جانتے ہیں میں آج تک کسی پروفیسر یا کلاس فیلو سے اکیلے میں نہی ملی نہ کسی سے کام کے علاوہ کوئی بات کی۔"

وہ روتی ہوئی ڈین کی طرف بڑھی پر وہ ہاتھ اٹھا کر اسے روک گئے۔

"آپ کو ابھی اور اسی وقت یونیورسٹی سے ڈسمس کیا جا رہا ہے اور وارڈن سے کہہ کر ان کا سامان باہر پھینکوائیں ایسی لڑکیاں ہوسٹل میں رہنے کے قابل نہیں اور پروفیسر ثاقب آپ کل مجھ سے آ کر ملیں۔"

ڈین اسے کہتے واپس مڑنے لگے جب وہ ایک جھٹکے سے ان کی طرف آیا۔

"یہ الزام بے بنیاد ہے نہ میں نے انہیں وہاں بلایا نہ ہی یہ وہاں اپنی مرضی سے آئیں۔ یہ سب ایک سوچی سمجھی چال کے تحت کیا ہے کسی نے۔ آپ ایک لڑکی پر یوں سر بازار بہتان نہیں باندھ سکتے۔ میں بہت جلد ثبوت کے ساتھ یہ بات واضح کر دوں گا مگر یہ کہیں نہیں جائیں گی کیوں کہ یہ بے گناہ ہیں۔"

اس کی پتھریلی آواز پر دل آرا کا دل چاہا کے آگے بڑھ کر اسے اپنی صفائی دے پر کہاں ممکن تھا۔

"ثبوت ہمیں پہلے ہی مل چکے ہیں۔ آپ ہمارے بہت اچھے استاد ہیں فکر مت کریں آپ کی جاب محفوظ ہے۔"

ڈین کی بات پر وہ ان کے دوگلے پن پر لب بھینچ کر رہ گیا۔

"آپ کو آپ کی جاب مبارک۔ کل آپ کو میر اریز گنیشن لیٹر مل جا گا۔"

ترش لہجے میں کہتا وہ آنکھوں میں ضبط کی لالی لئے جھٹکے سے وہاں سے نکلتا چلا گیا۔

وہ ساکت کھڑی تھی جب اس کی نام نہاد بیسٹ فرینڈ نے اس کا بیگ لا کر اس کے قدموں میں پھینکا۔ اس نے چپ چاپ بیگ اٹھایا اور وہاں سے نکلتی چلی گئی۔

ٹھیک پانچ منٹ کے بعد وہ جی ٹی روڈ کے درمیان میں جا کھڑی ہوئی۔ اسے سامنے سے تیز رفتار گاڑی اپنی جانب آتی دکھائی دے رہی تھی۔ گاڑی تین قدم کے فاصلے پر تھی جب کوئی اس کا بازو سخت گرفت میں لیتا اسے اپنی طرف کھینچ گیا۔

ایک بلند چیخ دل آرا کے حلق سے برامد ہوئی تھی۔

باتھ روم صاف کرنے کے لئے تم لوگوں کو بس میں ہی ملتا ہوں کیا؟ جب باتھ روم "
"؟ استعمال سب کرتے ہیں صفائی بس میرے اکیلے کے ذمے کیوں

حسام ھارپک کی بوتل ہاتھ میں تھامے ہاتھ نچا نچا کر بولتا باقی دونوں کو قہقہہ لگا کر ہنسنے پر مجبور کر گیا۔

"کیوں کہ بیٹا باتھ روم میں سب سے زیادہ وقت تو ہی لگاتا ہے۔"

یہ بات حقیقت پسند عباد صاحب نے کی تھی اور ستم یہ کہ وہ عباد کو جواب بھی نہیں دے سکتا تھا کیوں کہ وہ اس سے بڑا جو ٹھہرا۔

اور خدا گواہ ہے اس سے اچھے باتھ روم ہم چاروں میں اور کوئی بھی نہیں صاف "کرتا۔"

یہاں حمزہ کی زبان کھلی اور وہاں حسام نے پیروں سے جوتا اٹھا کر اس کی طرف پھینکا جو کہ عین نشانے پر جالگا تھا۔

(احمد نہ نام تبدیل کر کے حمزہ رکھ دیا ہے۔۔۔۔۔۔ میم عین)

اوئی ماں !!! قسم سے یار حسام کا نشانہ بھی ماؤں کی ہوائی چپل کی طرح کبھی نہیں "چھوٹتا۔ جتنی مرضی دوری سے آئے پر لگتا عین نشانے پر ہے۔"

حمزہ اپنی کمر مسلتا برے برے منہ بنا رہا تھا۔

تجھے تو شکر کرنا چاہیئے بیٹا کہ اللہ نے تجھے ایسا بھائی دیا ہے جو تجھے ماں کی کمی محسوس" "نہیں ہونے دیتا۔

حسام کہتا باتھ روم کی طرف بڑھنے لگا جب اسے باہر سے ثاقب کی آواز سنائی دی۔ ان چاروں بھائیوں کی عادت تھی کہ وہ گھر داخل ہوتے ہی بلند آواز میں سلام کیا کرتے تھے۔

"!!! شکر بھیا آ گئے میرے شامی کباب تو بن جائیں گے ناوقت پر"

حمزہ کی تشکر بھری آواز پر عباد نفی میں سر ہلا گیا جب کہ حسام اسے ہاتھ کی پانچوں انگلیاں پھیلا کر لعنت کا اشارہ کر گیا۔

اگلے ہی پل ثاقب جمال کا وجود لاؤنج کے دروازے کے فریم میں ابھرا اور ان تینوں کو سکت کر گیا۔ وہ تینوں جہاں کہیں تھے وہیں ٹھہر گئے۔

عباد جو صوفے سیٹ کر رہا تھا وہیں رک گیا۔ حمزہ جو بوتل کو منہ لگا کر پانی پی رہا تھا بوتل اس کے ہونٹوں پر ہی جمی رہ گئی جب کہ ہاتھ میں ھارپک کی بوتل پکڑے کھڑا حسام دیدے پھاڑے صورت حال سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

ان سب کے یوں چونک کر بت بن جانے کی وجہ ثاقب نہیں بلکہ اس کے پیچھے کھڑی لال لباس والی لڑکی تھی۔

ثاقب جمال کے چہرے پر سرد تاثرات سجے تھے جب کہ وہ حسین سی لڑکی لال لباس پر ثاقب کا سفید کوٹ پہنے کھڑی تھی۔ اس کی چہرہ ہر قسم کے تاثر سے پاک تھا جب

کہ اس کی حالت زار چیخ چیخ کر اس کے ساتھ کچھ برا ہونے کی نشان دہی کر رہی تھی۔

الجھے بکھرے بال اور سرخ آنکھیں!!!

"میرے ساتھ آئیں۔"

اسے اپنے ساتھ آنے کا کہتے وہ اسے اپنے ساتھ لئے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا

جب کہ پیچھے وہ تینوں بے یقینی سے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے آیا ان کی آنکھوں نے

جو دیکھا ہے کیا وہ حقیقت ہے یا کوئی خواب۔

"!!! یہ میری گنہگار آنکھیں کیا کیا دیکھنے لگ گئی ہیں"

حمزہ کو شاک بھری آواز پر حسام جو کہ اسے کرارہ سا جواب دینے والا تھا ثاقب کو

واپس آتا دیکھ کر خاموش ہے رہ گیا۔

"ڈرائنگ روم میں آؤ تم تینوں !!!"

وہ بغیر رکے ان کے قریب سے گزرتا ڈرائنگ روم کی طرف بڑھ گیا تو وہ تینوں بھی اس کے حکم کی تعمیل کرتے اس کی پیروی میں چل دیے۔

"بیٹھو !!!"

اس کی آواز پر وہ تینوں اس کے سامنے بیٹھ گئے۔

"کیا تم لوگوں کو مجھ پر یقین ہے کہ میں کوئی اخلاق سے گری ہوئی حرکت نہیں کر سکتا ؟؟"

وہ مستفسر ہوا تو اس کے لہجے اور الفاظ میں موجود بے یقینی ان تینوں کو برچھی کو مانند لگی تھی۔

"!!! ہمیں اپنے باپ جیسے بھائی پر اتنا ہی گہرا یقین ہے جتنا خدا کی یکتائی پر"

مضبوط لہجے میں یہ چند الفاظ ادا کرنے والا سب سے چھوٹا حمزہ تھا جب کے عباد اور حسام کے چہرے کے تاثرات بھی ایسا ہی کہہ رہے تھے۔

ثاقب ایک گہری سانس بھرتا الفاظ تولنے لگا۔

"یہ دل آرا ہیں۔ میری ایک سٹوڈنٹ۔ بچپن میں یتیم خانے میں ہی آنکھ کھولی اور بالغ ہونے کے بعد ہوسٹل میں شفٹ ہو گئیں۔ ہماری یونیورسٹی کے پاس ہی ایک اسکول میں پارٹ ٹائم جاب کرتی ہیں۔"

وہ لمحہ بھر کو سانس لینے کے لئے رکا۔

آج فیئر ویل تھا۔ دل آرا نے شاید کسی سکیٹ میں حصّہ لیا تھا۔ میں عباد کی کال سننے " کے لئے باہر گیا تھا۔ واپسی پر مجھے دل آرا کی دوست ملی۔ اس نے مجھے کہا کے دل آرا ایک کمرے میں بند ہو گئی ہے دروازہ نہیں کھل رہا اور اس کام کے لئے میں ان کی مدد کروں تب تک وہ کسی اور کو بھی بلا کر لاتی ہے۔ میں جب اس کے بتا کمرے میں باہر پہنچا تو مجھے دل آرا کے چیخنے کی آواز سنائی دی۔ میں نے تیزی سے دروازہ کھلا تو وہ پہلے سے ہی ان لاک تھا۔ کوئی لڑکا اس کے ساتھ زبردستی کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ لڑکے کو پیچھے کرتا میں جب تک دل آرا کو اٹھاتا وہ لڑکا باہر نکل کر تیزی سے دروازہ "بند کر گیا اور چند لمحوں کے بعد ہی پوری یونیورسٹی وہاں جمع تھی۔

بولتے بولتے وہی لمحات پھر سے یاد کرتے اس کا چہرہ سرخ پڑ گیا۔ وہ تینوں بھائی دم سادھے اسے سن رہے تھے۔

"ہم دونوں پر بدکرداری کا الزام لگا کر دل آرا کو یونیورسٹی کے ساتھ ساتھ ہوسٹل سے بھی نکال دیا۔ میں غصّہ میں جاب چھوڑ تا وہاں سے نکل آیا۔ میری بائیک سٹارٹ نہیں ہو رہی تھی تبھی میری نظر دل آرا پر پڑی جو چلتی سڑک کے بیچ و بیچ جا کھڑی ہوئی تھی۔ بہت مشکل سے اسے بروقت بچا پایا۔ وہ اس وقت اپنے حواسوں میں نہیں تھی اور نہ ہی اس کے پاس اور کوئی ٹھکانہ تھا تو اسے میں گھر لے آیا کیوں کہ وہ لڑکی ذات ہے اور لڑکی بھی ایسی جسے میرے نام کے ساتھ بدنام کیا گیا ہے۔ میں اس حیوانوں کے معاشرے میں اسے کہاں اکیلے چھوڑ آتا۔ کیا میں نے سہی کیا ؟؟"

اس کے پوچھنے پر وہ تینوں اسے جواب دے بغیر اس کی طرف لپکتے اس سے چپک گئے۔

"آپ کبھی کچھ غلط کر ہی نہیں سکتے۔ ہمیں آپ پر فخر ہے۔"

عباد کی بعد پر وہ بھی ان تینوں کو خود میں بھینچ گیا۔

"میرے شامی کباب !!!"

اس خاموشی کو حمزہ کی منمناتی آواز نے توڑا تھا۔ سب بھولتے وہ سب ایک دم قہقہہ لگا اٹھے۔

"چلو میرے شیر میں بس فریش ہو جاؤں پھر کام پر لگتا ہوں۔"

ان سے الگ ہو کر حمزہ کے بال بگاڑتے وہ فریش ہونے کی نیت سے عباد کے کمرے کی طرف بڑھ گیا کیوں کہ اس کے کمرے پر تو فلحال دل آرا کا قبضہ تھا۔

وہ ایک مڈل کلاس فیملی سے تعلق رکھتے تھے۔ گھر میں کل تین کمرے تھے جن میں سے ایک ثاقب کے زیر استعمال تھا دوسرا عباد کے جب کہ ڈرائنگ روم میں حسام اور حمزہ چارپائیاں ڈال کر سوتے تھے۔ چھوٹے سے لاؤنج میں صوفے رکھ کر اور کالین بچھا کر اسے سٹنگ روم کی شکل دی گئی تھی۔ ساتھ ہی کچن تھا جو اگر بہت بڑا نہ تھا تو بہت چھوٹا بھی نہ تھا۔ کچن میں ہی ایک طرف درمیانے سائز کی فریج اور ساتھ چار کرسیاں اور ایک چھوٹا میز رکھا گیا تھا۔ وہ زیادہ تر یہاں کچن میں بیٹھ کر ہی کھانا کھا لیا کرتے تھے۔ لاؤنج سے نکل کر چھوٹا سا گیر آج تھا جہاں ایک طرف پودوں سے سجے گملے رکھے گئے تھے اور ایک طرف تین موٹر سائیکلیں کھڑی تھیں۔ ایک ثاقب کے زیر استعمال تھی دوسری عباد کی جب کے تیسری حسام اور حمزہ استعمال کرتے تھے۔

یہ چھوٹا سا گھر ہی جمال برادرز کی جنّت تھا جہاں وہ بہت محبت اور اتفاق سے رہتے تھے۔

اگلے آدھے گھنٹے میں ثاقب فریش ہونے کے بعد کچن میں کھڑا سل بٹے میں شامی کباب کا آمیزہ پیس رہا تھا جب کہ باقی تینوں بھی اپنے اپنے کاموں سے فارغ ہوتے اب کچن میں کھڑے سوداسلف ڈبوں میں ڈال رہے تھے۔

بھیاہر دفعہ میں ہی سحری کے وقت دہی لاتا ہوں۔اس دفعہ اس حسام سے بولیں"
"۔

حمزہ ثاقب سے سفارش کرتا بولا تو اس کی فرمائش پر حسام نے تنک کر اسے دیکھا۔

موٹے تجھے زیادہ ضرورت ہے واک کی۔ پھیلتا جارہے ہے اس لئے تو تجھے بھیجتا"
"ہوں تاکہ تھوڑی واک کر کے چربی کم ہو تیری۔

حسام اس کی تھوڑی سی بھری جسامت پر طنز کرتا بولا تو حمزہ نے شکایتی نظروں سے ثاقب کی طرف دیکھا۔

حسام مت تنگ کرو میرے شیر کو م حمزہ تم مت جانا میں لے آیا کروں گا دہی خود ہی"
"کیوں کہ گلی کے نکڑ تک ہی تو جانا ہوتا ہے۔
ثاقب کی بات پر حسام نے خونخوار نظروں سے حمزہ کی طرف دیکھا جیسے یہ سب اسی کا قصور ہو۔

اچھا لڑنا بند کرو اور جا کر سو جاؤ صبح وقت پر اٹھنا بھی ہے۔ عباد یار اگر میں تمہارے"
"؟ ساتھ تمہارا روم شیئر کروں تو تمہیں کوئی اعتراض تو نہیں

وہ تینوں کو تنبیہ کرتا آخر میں عباد سے مستفسر ہوا تو وہ جھٹ سے نفی میں سر ہلا گیا۔

وہ چاروں ہنسی مذاق کر رہے تھے جب کہ ثاقب کے کمرے میں بیٹھی دل آرا اپنے نصیب پر اپنے اللّٰہ سے شکوے شکایات میں مگن تھی یہ جانے بغیر کہ اللّٰہ نے اس کا نصیب کتنا پیارا بنایا ہے۔
یہ جانے بغیر کہ زندگی اس کے لئے کون سا نیا موڑ لینے والی تھی۔

"میری عمر روٹیاں بیلتے ہی گزر جانی ہے شاید !!!"

عباد کی بات پر پانی پیتے حمزہ کا بے ساختہ قہقہہ چھوٹ گیا۔

"آپ کو کس نے کہا تھا کہ گول مٹول پرفیکٹ روٹیاں بنایا کریں۔ بھائی میں نے تو اپنی زندگی سے یہی سبق سیکھا ہے کہ کبھی کوئی کام سیدھا مت کرو کیونکہ جو کام آپ کو اچھے سے آجائے وہ پھر آپ کے پلے ہی پڑ جاتا ہے۔ مشرق ہو یا مغرب شمال ہو یا جنوب آندھی ہو یا طوفان وہ کام آپ کو ہر حال میں کرنا ہی پڑتا ہے۔"

حسام فرائی شامی کباب پلیٹ میں رکھتا ہوا بولا تو زندگی میں پہلی بار عباد کو حسام کی بات سے اتفاق کرنا پڑا۔

"ویسے بھیا باقی باتیں چھوڑیں ہماری بھابھی جان کو ایک سگھڑ شوہر تو ضرور مل جائے گا۔"

حمزہ کی بات پر عباد ہاتھ میں پکڑا اچمٹا ہی اس کے بازو پر مار گیا جس کے جواب میں وہ سی کر کے رہ گیا۔

چند منٹوں میں ہی وہ تینوں بھائی ٹیبل سجا چکے تھے۔

"!!!بھیا کیا اپ کی سٹوڈنٹ سحری نہیں کریں گی؟ ان کو بھی تو روزہ رکھنا ہو گا"

حمزہ کی بات پر ثاقب جو کرسی پر بیٹھنے ہی لگا تھا ایک دم چونک کر رک گیا۔

تم لوگ بیٹھو میں انہیں بلا کر لاتا ہوں بلکہ ایسا کرتا ہوں کہ کھانا ان کے کمرے میں "
"ہی دے اتا ہوں کیا پتہ وہ ہمارے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھانے کو مناسب نہ سمجھیں۔

اس کی بات پر تینوں بھائی متفق ہوتے سر ہلا گئے تو ثاقب دل آرا کے لیے ٹرے سجانے لگا۔

دروازہ کھٹکھٹا کر وہ اس کے جواب کا انتظار کرنے لگا جب چند لمحوں کے بعد ہی وہ دروازہ کھول گئی۔

"۔ سحری کر لیں"

ثاقب کھانے سے بھری ٹرے اس کے سامنے کر گیا جسے وہ بغیر کوئی بھی لفظ کہے تھام گئی تو ثاقب وہیں سے واپس مڑ گیا۔

فجر کی نماز پڑھنے کے بعد دل آرا خالی برتنوں والی ٹرے لئے جھجھکتی ہوئی کمرے سے باہر نکلی تو گھر سنسان پڑا تھا۔

لڑکے سب شاید نماز ادا کرنے مسجد تک گئے تھے۔

وہ کچن کی طرف گئی تو کچن گندے برتنوں سے بھرا پڑا تھا۔کچھ سوچ کر وہ قمیض کے بازو کہنیوں تک موڑتی برتن دھونے میں جت گئی۔برتن دھونے کے بعد وہ سلیبیں صاف کرتی وائیپر پکڑ گئی۔

وہ ابھی کچن سے وائیپر لگا ہی رہی تھی جب باہر سے آوازیں آنا شروع ہو گئیں۔دل آرا ایک دم گھبرا سی گئی۔

نماز ادا کرنے کے بعد ثاقب اور عباد جو کچن صاف کرنے کی خاطر کچن کی طرف ہی آ رہے تھے دل آرا کو وہاں دیکھ کر رک گئے۔

"وہ میں برتن رکھنے آئی تھی اور فارغ بھی تھی تو سوچا صاف کر دوں۔"

ان کی نگاہوں کا مطلب سمجھتی وہ اپنی وہاں موجودگی کی وضاحت دینے لگی جس کے جواب میں عباد اسے ھلکی سی مسکراہٹ سے نوازگیا جب کہ ثاقب محض سر ہلا گیا۔

"آپ کو ڈرنے یا گھبرانے کی بلکل بھی ضرورت نہیں ہیں۔ آپ ہمیں اپنے بھائی ہی سمجھیں۔ آپ یہاں بلکل محفوظ ہیں اور اسے اپنا ہی گھر سمجھیں۔ جیسے چاہیں آپ رہ سکتی ہیں۔"

عباد نرمی سے شفقت بھرے انداز میں کہتا اس کے سر پر ہاتھ رکھتا اپنے کمرے کی طرف چل دیا۔

"کسی چیز کی ضرورت ہو تو بلا جھجھک بول دیجئے گا۔ ہچکچانے کی ضرورت نہیں۔"

ثاقب سنجیدگی سے کہتا وہاں سے عباد کے کمرے کی طرف چلا گیا تو دل آرا کی جان میں جان آئی۔

وائپر لگا کر وہ کچن سے باہر نکلی تو سامنے ہی حسام اور حمزہ کھڑے نظر آئے۔

"؟؟ کیسی ہیں آپی آپ ؟ کیا ہم آپ کو آپی بول سکتے ہیں"

حمزہ اس کی طرف دیکھتا ہچکچا کر پوچھنے لگا تو اس کی آنکھوں سے چھلکتے اشتیاق کو محسوس کرتی وہ دھیرے سے مسکرا کر اثبات میں سر ہلا گئی۔

مجھے بہن کا تو بہت شوق ہے پر آپ کو آپی نہیں بول سکتا کیوں کہ پیاری لڑکیوں کو "
"!!!! میں بہن نہیں بول سکتا یار

حسام منہ بناتا بیچارگی سے بولا تو اس کے انداز پر بے ساختہ دل آرا کی ہنسی چھوٹ گئی۔

"آپ رات دیر سے سوئی تھیں تو ابھی نیند آرہی ہو گی یقیناً آپ کو۔ ابھی آپ سو جائیں اور ہم صفائی کرلیں پھر یونیورسٹی سے آنے کے بعد ہم آپ سے ڈھیر سی باتیں کریں گے۔"

حمزہ کے اشتیاق پر وہ خوبصورتی سے ہنس دی۔

"باقی سب تو ٹھیک ہے پر آپ صفائی کیوں کریں گے خود؟"

دل آرا کے سوال پر وہ دونوں بھائی ایک دوسرے کو دیکھ کر رہ گئے۔

بات کچھ یوں ہے حسین آرا کہ کچن کا کام دونوں بڑے بھائیوں کے سپرد ہے اور" باقی گھر کی صفائی ستھرائی کا ہم دونوں کے سر۔ بھائیوں کے حصّے کا کام تو آپ نے کر دیا " پر ہم بیچاروں کو تو اپنے حصّے کا کام کرنا ہے نا

وہ اسے پوری تفصیل بتاتا شرٹ کے بازو فولڈ کرنے لگا۔

"نہیں آپ مت کریں میں کر دوں گی۔ میرے لئے بلکل بھی مشکل نہیں۔"

دل آرا جلدی سے بولی تو حسام جھٹ سے نفی میں سر ہلا گیا۔

بلکل بھی نہیں۔ یہ ہمارا معمول ہے ہم جھٹ پٹ کر لیں گے آپ فلحال آرام کریں" "باقی ہم بعد میں ڈسکس کر لیں گے۔

قطعیت سے کہتا وہ وہاں سے نکل گیا۔

پیاری آپی آپ ابھی آرام کریں بعد میں میرے حصّے کا تھوڑا بہت کام کر دیجئے گا۔"
"؟؟ اب اپنے بھائی کی خاطر اتنا تو کر ہی سکتی ہیں نا آپ

حمزہ کی بات پر وہ مسکراتی ہوئی سر ہلا گئی تو وہ بھی وہاں سے چل دیا۔ ان کے جانے کے بعد وہ بھی کمرے کی طرف چل دی کیوں کہ اس وقت اس کے دماغ کو واقعی سکون کی اشد ضرورت محسوس ہو رہی تھی۔

ایک ہفتہ گزر چکا تھا۔ دل آرا بہت زیادہ نہیں تو تھوڑا بہت گھر والوں کے ساتھ نارمل ہو چکی تھی۔ ثاقب سے اس کا سامنا بہت کم ہوتا تھا اس لئے وہ سکون میں تھی۔

ثاقب گھر داخل ہوا تو اسے معمول کے برعکس کافی شور شرابہ سنائی دیا۔وہ کمرے میں جانے کا ارادہ ترک کرتے کچن کی طرف ہی چل دیا کیوں کہ وہیں سے شور سنائی دے رہا تھا۔

حمزہ کے بچے چھوڑو تم سارا خراب کر رہے ہو۔میں کرلوں گی تم چھوڑ دو برا "مہربانی۔"

کچن کے دروازے سے اندر داخل ہوتے اسے دل آرا کی جھنجھلائی آواز سنائی دی۔

یار آپی میں تو آپ کی مدد کرنے کی کوشش کر رہا ہوں اور آپ ہیں کہ الٹا مجھے ہی "ڈانٹ رہی ہیں۔"

یہ روتی بسورتی آواز حمزہ کی تھی۔

حسین آرا میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ یہ چوزہ کام بگاڑنے میں نمبر ون ہے۔ "آپ کو ہی شوق ہوا تھا اس پیارے بچے کو ساتھ لگانے کا۔"

حسام کی چڑاتی آواز پر جہاں حمزہ چیخا وہیں دل آرا حسام اور عباد زور سے ہنس دیے۔

ثاقب حیرت بھری نظروں سے سامنے نظر آتا منظر دیکھنے لگا جہاں دل آرا کوئی ریسیپی ٹرائے کر رہی تھی اور حمزہ اس کی مدد کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

عباد کرسی پر بیٹھا اپنے آگے میز پر رکھی سبزی بنا رہا تھا اور حسام شربت بنانے کے ساتھ ساتھ حمزہ کی ٹانگ بھی کھینچ رہا تھا۔

جانے کیوں پر سامنے نظر آتا منظر دیکھ کر ثاقب کو خوشگوار سی حیرت ہوئی تھی۔

"!!! حمزہ سنو جب میں کہوں تب روزہ افطار کرنا آج اس سے پہلے نہیں"

حسام کی سنجیدہ آواز میں سنائی دیتے حکم پر حمزہ نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھنے لگا۔

"؟؟ پر کیوں"

وہ دل کی بات زبان پر لے ہی آیا تھا۔

"کیوں کہ پچھلی مرتبہ بھی تم نے فوتگی کے اعلان پر افطاری کرلی تھی۔"

حسام کی بات کے جواب میں جہاں عباد اور خود حسام کا چھت پھاڑ قہقہہ سنائی دیا وہیں دل آرا ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو گئی۔ ثاقب کے لبوں کو بھی بے ساختہ پیاری سی مسکراہٹ نے چھو لیا۔ حمزہ بے چارے کی روہانسی شکل دیکھنے لائق تھی۔

"یار تب میں بہت چھوٹا تھا۔ آخر کتنی مرتبہ اس بات کی یاد دہانی کرواؤ گے تم !!!"

وہ روہانسا ہو کر بولا تو وہ سب ایک مرتبہ پھر سے ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو گئے۔

"خیر ہے آج اتنا رگڑ رگڑ کر شکل کو کیوں چمکایا جا رہا ہے تمہارا رشتہ دیکھنے والے آ رہے ہیں کیا ؟؟"

حسام شیشے کے آگے کھڑے حمزہ کو زور و شور سے منہ دھوتے دیکھ کر بولا تو جواب میں حمزہ گہری سانس خارج کر کے رہ گیا۔

"کیا بتاؤں میرے بھائی !!!! مجھ سے میرے دکھ درد کی وجہ پوچھ کر مجھے آنسو بہانے پر مجبور مت کرو !!!"

حمزہ کی دکھ بھری آواز پر حسام اسے اوپر سے نیچے تک دیکھنے لگا پھر سمجھتا ہوا سر ہلا گیا۔

"ٹھیک ہے نہیں پوچھتا۔ جیسی تمہاری مرضی !!!"

حسام کندھے اچکا کر بولتا وہاں سے جانے لگا تو اس کی بات پر حمزہ کے چہرے کے زاویے بگڑے۔

بغیرت انسان جھوٹے منہ ہی پوچھ لیتا۔ میں تو بس مثال دے رہا تھا۔ اچھا یہ چھوڑ اور میرا دکھ سن!!!"

وہ حسام کو کوستا آخر میں خود ہی اپنے دکھ سنانے لگا کیوں کہ اسے اپنے سے سال بڑے بھائی سے پوری امید تھی کہ اس کا غم بانٹے بغیر ہی وہاں سے نو دو گیارہ ہو جا گا۔

"بک بھی دے اب!!!"

حسام اس کے کندھے پر دو ہتھڑ مارتا بولا تو حمزہ کراہ کر رہ گیا۔ ایک تو سب کا بس صرف گھر کی چھوٹی اولاد پر ہی چلتا ہے۔

"آج میں کلاس ختم ہونے کے بعد کلاس سے نکل رہا تھا جب آمنہ نے مجھے پیچھے سے آواز دے کر روک لیا۔ میرا تو دل گارڈن گارڈن ہو گیا کہ آخر کار اسے میری محبت محسوس ہو ہی گئی جو مجھے پکار بیٹھی !!!"

حمزہ کی بات پر حسام بھی اب کی بار متجسس ہوتا اس کے نزدیک ہوا۔

"اچھا پھر !!!"

حسام کی اشتیاق بھری آواز پر حمزہ اس کا بازو اپنے کندھے سے ہٹا گیا۔

میرے قریب آکر بہت پیار سے بولی کہ حمزہ بھائی آپ کا رنگ تو مزید کالا پڑتا جارہا ہے۔میری مان کر صبح شام صابن سے منہ دھونے کے بعد فیئر اینڈ لولی کریم لگائیں دیکھئے گا رنگت میں قدرے افاقہ ہوگا۔"!!! بات پوری ہوئی تو آمنہ یہ جا وہ جا

حمزہ کی پوری بات سنتے حسام ہنس ہنس کر دہرا ہوتا لاؤنج میں موجود صوفے پر گر گیا۔ اس کا ردعمل دیکھتے حمزہ کو افسوس ہوا کہ کیوں اس کمینے کے کمینہ پن کو جانتے بوجھتے اپنے دل کی بات اس سے کر گیا۔

سہی جارہا ہے میرے بھائی۔بڑے بڑے موٹیویشنل سپیکر بھی وہ کام نہیں کرپاتے "
"جو کام عورت کا طعنہ کر جاتا ہے۔

حسام حمزہ کو چھیڑتا ایک بار پھر بے لگام ہنسنے لگا جب کہ اس کے منحوس پن پر حمزہ اسے ہاتھ سے اشارے سے لعنت نوازتا تولیے سے منہ خشک کرتا کمرے میں غائب ہو گیا آخر حسام کی کمینی نظروں سے بچنا جو تھا۔

وہ اپنے دوست زین کے دروازے پر کھڑا دروازہ کھٹکھٹا تھا پر گھر والے شاید سو چکے تھے۔عباد کو کوفت ہونے لگی۔وہ واپس مڑنے ہی والا تھا جب ایک دم دروازہ کھل گیا۔

دروازہ تو کھل چکا تھا پر دروازہ کھولنے والا شاید سلیمان ٹوپی پہن کر کھڑا تھا جو عباد کو نظر نہیں آرہا تھا۔

"جی کس سے ملنا ہے آپ کو؟؟"

مدھر سریلی آواز میں سوال سنتے عباد ایک دم چونک سا گیا۔ کس قدر میٹھی اور دل سوز آواز تھی۔

"میں زین کا دوست ہوں عباد!!! زین نے افطاری کا سامان بھیجا ہے لے لیں۔"

جانے کیوں مگر آج پہلی دفعہ وہ کسی صنف نازک کی جھلک دیکھنے کو بے تاب ہوا تھا۔

اس کی بات سنتے اگلے ہی پل ایک نرم و نازک سا ہاتھ دروازے سے باہر آیا تھا۔

اس کے ہاتھ کی خوبصورتی اور نازکی دیکھنے دل اور بھی مچکا تھا دیدار کے لئے۔

"!!!جی بھائی نے بتایا تھا۔لائیں پکڑا دیجئے"

وہی میٹھی سی آواز دوبارہ سنتے عباد چونک کر حواسوں میں لوٹا اور ہاتھ میں پکڑے شاپر آگے بڑھا گیا جسے وہ اگلے ہی پل تھام کر دھیرے سے دروازہ بند کر گئی۔

"شرم کر عباد تیرے دوست کی بہن ہے۔اس کا الزام تو اب تو شیطان پر بھی نہیں ڈال سکتا وہ بھی قید ہے۔اف یہ نفس بھی نہ!!! بے لگام ہمارا نفس ہوتا ہے اور الزام ہم شیطان پر لگا دیتے ہیں۔چل بیٹا بھول جا کہ ابھی تو نے کچھ دیکھا ہے!!!"

خود سے کہتا وہ دوسری گلی میں موجود اپنے گھر کی طرف چل دیا۔

"??آپی یہ کیا بنا رہی ہیں آپ"

حمزہ کے سوال پر دل آرا مسکراتی ہوئی اس کی طرف متوجہ ہوئی۔

وہ دونوں اس وقت کچن میں کھڑے افطاری کی تیاری کر رہے تھے۔ حسام دہی لینے دکان تک گیا تھا اور عباد اپنے دوست کی طرف گیا تھا جب کہ ثاقب افطاری سے چند منٹ پہلے ہی گھر آتا تھا۔

"سوپ بنا رہی ہوں !!!"

وہ مسکرا کر بتاتی واپس چلھے کی طرف متوجہ ہوئی۔

"اتنی گرمی میں سوپ کیوں پیئیں گے ہم ؟؟"

حمزہ اچنبھے سے پوچھنے لگا۔

روزے کی وجہ سے ہمارا معدہ خالی ہوتا ایسے میں ہم افطاری میں جب ایک دم ٹھنڈہ" شربت پیتے ہیں تو خرابی پیدا ہوتی ہے۔اس لئے میں نے سوچا سب سے پہلے کھجور اور "تھوڑا سوپ پی کر افطاری کر لیں تو بہتر رہے گا۔

دل آرا کی بات پر حمزہ متفق ہوتا سر ہلا گیا۔

افطاری کے بعد لڑکے نماز پڑھنے مسجد میں چلے گئے جب کہ دل آرا بھی نماز پڑھ کے کچن صاف کرنے لگی۔

کچھ دیر بعد وہ سب لاؤنج میں بیٹھے چائے پی رہے تھے۔

"مان لیں پھر حسام سے اچھی چا کوئی نہیں بنا سکتا اس گھر میں۔"

حسام چا کی چسکی بھرتا فرضی کالر اچکا کر بولا تو نا چاہتے ہوئے بھی سب کو ماننا ہی پڑا کیوں کہ گھر میں سب سے اچھی چا حسام ہی بناتا تھا اس لئے شام کی چا کی ذمہ داری اس کی تھی۔

"بات تو سچ ہے مگر بات ہے رسوائی کی!!!"

حمزہ گہری آہ بھرتا بولا تو دل آرا کی ہنسی نکل گئی۔ اس کے یوں ایک دم ہنسنے پر بے ساختہ ہی ثاقب کی نظریں اس پر اٹھی تھیں پر اگلے ہی پل اپنی بے ساختگی کو کوستا نظریں پھیر گیا۔

"ان بے ڈھنگوں کو چھوڑیں بھیا مجھے ضروری بات کرنی ہے آپ سے۔"

عباد سنجیدگی سے بولا تو ثاقب   چا کا آخری گھونٹ بھرتا خالی کپ میز پر رکھتے عباد کی طرف متوجہ ہوا۔

"میں سوچ رہا تھا گھر میں افطاری رکھ لیتے ہیں۔ آس پڑوس کے لوگ ہو جائیں گے۔ کیا خیال ہے؟؟"

عباد کی بات پر باقی سب بھی سنجیدہ ہو کر بیٹھ گئے۔

"خیال تو اچھا ہے بہت۔ عشاء کی نماز کے بعد بیٹھ کر حساب لگا لیتے ہیں کتنا خرچہ آئے گا اور سب کیسے مینیج کرنا ہے۔"

ثاقب سنجیدگی سے بولا تو عباد سر ہلا گیا۔

بھیا میں نے اور حمزہ نے بھی اسی مقصد کے لئے کچھ پیسے جمع کیے ہیں۔ ہم بھی حصّہ ڈالیں گے۔"

حسام کی بات پر حمزہ سر ہلا گیا جب کہ ثاقب اور عباد ان دونوں کی جانب دیکھنے لگے۔

حسام میں اور عباد مینیج کر لیں گے ان شا اللّٰہ۔ تم دونوں کو فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔ تم لوگوں کو پاکٹ منی ملتی ہے بس اور وہ اتنی جس میں گزارا ہو سکے بس۔ اس لئے ان چکروں میں مت پڑو۔"

ثاقب کی بات پر حمزہ اٹھ کر اس کے ساتھ بیٹھ گیا۔

"پلیز بھیا ہم نے بہت خوشی اور شوق سے اس مقصد کی خاطر پیسے جمع کیے ہیں۔ ہمیں بہت زیادہ خوشی ہوگی اگر ہم بھی اس کارِ خیر میں حصّہ ڈال سکیں۔"

ثاقب مسکراتا ہوا حمزہ کے بال بگاڑ گیا۔

"میری جان جو کچھ میرا ہے وہ تم سب کا ہی ہے لیکن تم دونوں کی خوشی کی خاطر ایسے ہی کرلیں گے جیسے تم لوگ چاہو۔ اب خوش؟؟"

وہ نرمی سے کہتا حمزہ کے بعد حسام پر نظر ڈالتا مستفسر ہوا تو دونوں خوشی سے سر ہلا گئے۔

"چلو اب نماز کا وقت ہو گیا مسجد کے لئے نکلتے ہیں۔ دل آرا دروازہ بند کرلیں آکر آپ!!"

ثاقب کی بات پر وہ تینوں بھائی اس کی تکلید میں وہاں سے نکلے تو دل آرا بھی دروازہ بند کرنے کی خاطر ان کے پیچھے چل دی۔ وہ بہت پر سکون تھی یہ جانے بغیر کے آنے والے چند دنوں میں اس کی زندگی پوری طرح بدلنے والی ہے۔

"؟؟ کیا میری آنکھیں خراب ہو گئی ہیں یا سامنے نظر آنے والا منظر جھوٹ ہے"

حمزہ کی صدماتی آواز پر ڈسٹنگ کرتی دل آرا مڑ کر اس کی آواز کی سمت دیکھنے لگی پھر اگلے ہی پل ہنس دی۔

حسام جو بہت شوق سے نئی ٹوپی پہن کر کمرے سے باہر نکلا تھا اس کے انداز پر بری سی شکل بنا گیا۔

"سارا سال دوسروں کو ٹوپی کروانے والے بھی رمضان کے مہینے میں خود ٹوپی پہن لیتے ہیں۔واہ مولا تیری شان !!!"

عباد پیچھے سے حسام کے کندھے پر ہاتھ رکھتا بولا تو محفل ایک دم زعفران بن گئی۔

بس یہی ہماری پاکستانی عوام کا حال ہے۔ذرا سا کوئی اچھا کام شروع کر دے اس" بیچارے کو اتنا ذلیل کر دیتے ہیں کہ وہ سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ بھئی میں تو برا ہی اچھا تھا۔اچھائی کا کام شروع کر کے شاید جرم کر دیا میں نے۔"

اس کی بات پر وہ تینوں ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو گئے۔

"!!! بھائی ایک بات تو ماننی ہی پڑے گی"

عباد کی بات پر وہ تینوں سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگے۔

"!!!حسام ہے تو پورا انچر پر کبھی کبھی بات سچی کر جاتا ہے"

عباد کی بات پر حسام کا منہ رونے والا بن گیا۔

"بس کریں بھائی آپ اب مزید تنگ مت کریں حسام بھائی کو۔ یہ تو میرے سب سے اچھے بھائی ہیں !!!"

دل آرا اسے پچکارتی بولی تو بجا خوش ہونے کے حسام کا منہ ایسے بن گیا جیسے کڑوا بادام چبالیا ہو۔

"حسین آرا کتنی دفعہ سمجھانا پڑے گا کہ میں خوبصورت لڑکیوں کا بھائی نہیں بنتا۔"

وہ سر پیٹتا بولا تو پاس کھڑے حسام نے رکھ کے اس کی گردن پر ایک تھپڑ مارا۔ تھپڑ کی وجہ سے اس کی سر پر پہنی ٹوپی نیچے گرنے لگی جسے وہ جلدی سے تھام کر پیچھے مڑتا ناراضگی بھری نگاہوں سے عباد کی طرف دیکھنے لگا۔

مانتا ہوں کہ اس گھر میری میری کوئی قدر نہیں پر کم از کم میرے سر پر پہنی گئی اس" نئی نکور ٹوپی کی ہی عزت کر لیں۔"

اس کی بات پر حمزہ اور دل آرا ہاتھ پر ہاتھ مار کر ہنس دیے۔

"اگر آپ لوگوں کا ہو گیا ہو تو کیا اس ناچیز کو مداخلت کی اجازت ہے۔"

کب سے لاؤنج کے دروازے پر کھڑا ثاقب سنجیدگی سے بولا تو وہ چاروں ایک دم اچھے بچے بن کر کھڑے ہو گئے۔

حسام تمہیں میں نے نائی کا پتا کرنے کا بولا تھا۔ اسے سب سمجھا دیا کہ کل کیا کیا اور" کس مقدار میں بننا ہے؟؟"

اس کے سوال پر حسام جھٹ سے سر ہلا گیا۔

جی بھیا سب سمجھا دیا وہ کل جمعہ کے فورا بعد آ جا گا پھر میں دیکھ لوں گا وو سارا "

انتظام !!!"

حسام کی بات پر وہ سر ہلا تا عباد کی طرف متوجہ ہوا۔

"؟؟ فروٹس کا فائنل کر لیا"

وہ عباد سے سوال کرتا چند قدم آگے آیا تو دل آرا وہاں سے کھسکنے لگی جب ثاقب ہاتھ کے اشارے سے اسے روک گیا۔ وہ وہیں کھڑی رہ گئی۔

جی میں نے بات کر لی ہے رفیق چچا سے۔ وہ پیکٹس بنا کر افطاری سے پہلے پہنچا دیں" گے اور شربت ہم گھر میں تیار کر لیں گی۔ دل آرا بہت اچھا منٹ مارگریٹا بناتی ہے "اس لئے یہ کام ان کے سپرد ہے۔

عباد کی بات پر وہ گہری نظر سامنے کھڑی گھبرائی سی دل آرا پر ڈال گیا۔

باہر کسی سے رابطہ کرلو انہیں پریشان کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ویسے بھی انہیں" "افطاری میں آنے والی خواتین کو دیکھنا ہو گا۔

ایک گہری نظر اس پر ڈال کر وہ اپنی نظر اس پر سے ہٹا گیا۔

نہیں نہیں کوئی مشکل نہیں میں آسانی سے مینیج کر لوں گی۔ عباد بھیا کو میں نے ہی" "بولا تھا۔

اس سے پہلے کہ عباد کوئی جواب دیتا وہ خود ہی بول پڑی جس پر ثاقب دوبارہ اسے دیکھتا سر ہلا گیا۔

"اور حمزہ تمہارا کام ہوا؟؟"

اب حمزہ کی باری تھی۔

"جی بھیا میں کھجوریں لے آیا ہوں۔کچن میں رکھی ہیں آپ چیک کر لیں اور ہاں سموسوں کا آرڈر بھی دے آیا ہوں کل وقت پر اٹھا لاؤں گا۔"

حمزہ کے پر جوش ہو کر جواب دینے پر ثاقب مسکرا کر اس کا گال تھپتھپا گیا۔

"مجھے پتا تھا میر اشیر اپنا کام پوری ذمہ داری سے کرے گا۔"

اس کی بات پر حمزہ سرشار ہوتا مسکرا دیا۔

"دل آرا یہ میں آپ کے لئے کچھ کپڑے اور جوتے لایا ہوں۔ چیک کر لیں۔"

وہ ہاتھ میں پکڑے تین بیگ دل آرا کی طرف بڑھاتا بولا تو وہ جھجھکتی ہوئی اس کے ہاتھوں سے بیگز تھام گئی۔

"اس کی کیا ضرورت تھی سر میرے پاس پہلے سے موجود ہیں۔ آپ نے تکلف کیا۔"

وہ بلاوجہ دوپٹہ سہی کرتی بولی وہ ثاقب نفی میں سر ہلا گیا جب کہ باقی تینوں بھائی آنکھوں ہی آنکھوں میں ایک دوسرے کو شریر اشارے کر رہے تھے۔

ضرورت محسوس ہوئی تو ہی لایا اور کوئی تکلف نہیں کیا۔ مزید کسی بھی چیز کی" ضرورت محسوس ہو بلا جھجھک بول دیجئے گا۔ مجھ سے نہیں تو ان تینوں میں سے کسی سے۔ "

اس کی بات وہ محض سر ہلاتی اگلے ہی پل وہاں سے نو دو گیارہ ہو گئی۔ اس کے جانے کے بعد ثاقب ان تینوں کی طرف متوجہ ہوا۔

"باز آجاؤ تم تینوں۔ مجھے سب نظر آرہا ہے۔"

اس کی تنبیہ پر عباد تو اگلے ہی پل وہاں سے کھسک گیا کہ حسام اور حمزہ کھسیانے ہو کر ہنس دیے۔

ثاقب نفی میں سر ہلاتا کمرے کی طرف بڑھ گیا کیوں کہ عشا کا وقت ہو رہا تھا۔

وہ کچن میں کھڑی سامان سیٹ کر رہی تھی جب باہر شور سنائی دیا۔سب کام وہیں چھوڑتی وہ باہر کی طرف چل دی۔

"کیا ہوا شور کیوں مچا رہے ہو؟؟"

وہ باتھ روم کے دروازے کے باہر کھڑی لال پیلے ہوتے حمزہ کو دیکھ کر نا سمجھی سے پوچھنے لگی۔

"آپی مجھے نہانا تھا۔ یہ حسام کب سے لیٹا مرا گیم کھیل رہا تھا اسے میں نے کہا بھی تھا نہا لو بعد میں مجھے نہانا ہے تب یہ اٹھا نہیں اور اب جب میں نہانے لگا ہوں تو یہ باتھ روم میں نہانے دفعان ہو گیا ہے۔"

حمزہ بیچارہ رونے والا ہو چکا تھا۔

"میری جان تم مت کھپو اب۔ تمہارے چیخنے سے وہ باہر تھوڑی آ جا گا نہانے سے پہلے اب۔"

وہ پیار سے حمزہ کو سمجھاتی بولی تو وہ ایک آخری مرتبہ دروازے کو زوردار تھپڑ مارتا وہاں سے ہٹ کر کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

"موٹے اگر دروازہ ٹوٹ گیا تو اپنی جیب سے سہی کروائے گا کیا۔"

باتھ روم میں موجود حسام کی آواز سنتی دل آرا نفی میں سر ہلا گئی۔ان کا واقعی کچھ نہیں ہو سکتا تھا۔

تھوڑی دیر بعد حسام نکل کر کمرے میں بند ہوا تو وہ حمزہ کو آواز دینے لگی کہ آ کر نہ لے۔

"حسین آرا یہ شلوار میں ناڑا تو ڈال دو جلدی سے۔"

حسام نے کمرے سے آواز لگائی تو دل آرا اس کی طرف چل دی جو بازو دروازے کے باہر نکال کر کھڑا تھا جس میں شلوار پکڑی تھی۔

وہ ناڑا ڈال کر شلوار حسام کو پکڑا کر ابھی ہٹی ہی تھی جب کچن سے حمزہ کے چیخنے کی آواز سنائی دی۔وہ تیزی سے کچن کی طرف بڑھی جہاں حمزہ اپنے بال مٹھی میں جکڑے کھڑا تھا۔

"؟؟ کیا ہوا حمزہ"

اس کے سوال پر حمزہ کو سمجھ نہ آئی کیا جواب دے اب۔

"اس خبیث کے کام دیکھے ہیں آپ نے ؟؟ گیزر بند تھا تو میں نے پانی گرم ہونے کے لئے چلہے پر رکھا تھا جو اس ذلیل نے استعمال کر لیا۔اب میں کیسے نہاؤں۔"

حمزہ کی بات پر دل آرا کو ہنسی بھی آئی اور افسوس بھی ہوا۔

"میں آج اس آستین کے سانپ کو زندہ نہیں چھوڑوں گا۔"

حمزہ غصّے سے تن فن کرتا کمرے کی طرف بڑھا تب تک حسام اندر سے لاک لگا چکا تھا۔ حمزہ زور زور سے دروازہ پیٹنے لگا۔

دل آرا پریشان نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔ ثاقب اور عباد بھی گھر نہیں تھے جو ان دونوں کو باز رکھ لیتے۔

"حمزہ وہ اب دروازہ نہیں کھولے گا جانتے تو ہو تم اسے۔ جمعہ ہونے والا ہے میرے بھائی جیسا بھی پانی ہے نہالو اب مزید وقت ضائع مت کرو۔"

وہ حمزہ کو پچکارتی بولی تو وہ بے چارہ چارو نچار نہانے چل دیا وہ بھی ٹھنڈے پانی سے۔

دل آرا نفی میں سر ہلاتی اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

"!!! آپی آپ یہاں کیا کر رہی ہیں؟ باہر آئیں نا"

وہ جو بیڈ پر بیٹھی پریشانی سے ہاتھ مسل رہی تھی حمزہ کی بات پر ایک دم اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

حمزہ باہر سب عورتیں بہت عجیب نظروں سے مجھے دیکھ رہی ہیں میں نہیں جاؤں گی "باہر !!!"

اس کے روہانسے انداز پر حمزہ نے اسے دیکھا جو بلکل بچوں کی طرح پریشان سی تھی۔

"اپنے بھائیوں کے ہوتے آپ کو کیسی پریشانی ؟؟ چلیں شاباش باہر آئیں۔"

وہ بغیر اس کی ایک بھی بات سنے اس کا ہاتھ پکڑتے اسے اپنے ساتھ کمرے سے باہر لاؤنج میں لے آیا جہاں عورتوں کے لئے اہتمام کیا گیا تھا۔

کچھ عورتوں نے بہت چبھتی نظروں سے حمزہ کے ہاتھ میں دبا دل آرا کا ہاتھ دیکھا تھا۔

"یہ لڑکی کون ہے؟ محلے کی سب بچیوں سے واقف ہوں میں پر یہ لڑکی پہلی مرتبہ دیکھی ہے !!!!"

وہی ہوا جس کا دل آرا کی ڈر تھا۔ ایک خاتون نے یہ سوال کر ہی ڈالا تھا۔ افطاری بھی ہونے والی تھی اور وہ اس وقت کوئی تماشا نہیں چاہتی تھی اس لئے کمرے میں بند تھی پر حمزہ نے اسے مشکل میں پھنسا ہی دیا۔

"ہاں ناہید بہن میں بھی یہی پوچھ رہی تھی سب سے پر کسی کو علم نہیں۔ جس طرح اس گھر کے لڑکے کے ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے دیدہ دلیری سے کھڑی ہے کوئی گہرا رشتہ لگتا ہے !!!"

ایک اور عورت کی بات پر اب کی دفعہ دل آرا کا رنگ سفید پڑا اور وہ تیزی سے حمزہ کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ نکال گئی۔

"ہاں امجد بھی بتارہا تھا کہ لڑکوں نے ایک لڑکی رکھی ہوئی ہے گھر پر۔"

ایک اور تیر چلا تھا جو سید ھادل آرا کے سینے میں پیوست ہوا تھا۔

"یہ کس قسم کی گھٹیا باتیں کر رہے ہیں آپ لوگ۔ آپ کو شرم نہیں آتی کسی معصوم کے متعلق ایسی بات کرتے ہوئے۔ آپ بھی بیٹیوں والے ہیں سب خدا کا خوف کھائیں کچھ !!!"

حمزہ ان سب کی بکواس سنتا ایک دم بپھر گیا تھا۔

"اوہ بھائی معصوم اور شریف لڑکیاں یوں چار چار غیر لڑکوں کے درمیان نہیں رہتی اور ایسی لڑکی کو ہماری معصوم بیٹیوں سے مت ملاؤ۔"

شور ایک دم بڑھا تو ثاقب عباد اور حسام جو ڈرائنگ روم میں مردوں کے پاس تھے وہ بھی جلدی میں لاؤنج میں آگئے اور محض ایک پل لگا تھا انہیں موجودہ صورت حال سمجھنے میں۔

ہاں سہی کہہ رہی ہو بہن یہ کونسا شرافت ہے کہ اکیلی خوبصورت اور جوان لڑکی تن تنہا چار غیر مردوں کے درمیان رہ رہی ہے اور اللّٰہ جانے کتنی دفعہ منہ کالا "۔۔۔۔"

وہ وہ عورت بول ہی رہی تھی کہ حمزہ اور حسام ایک ساتھ دھاڑتے اسے خاموش کروا گئے۔

کسی پر بہتان باندھنے سے پہلے انسان کو اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھ لینا چاہئے۔"
میں چاہوں تو آپ میں سے ہر ایک کے گھر کا پردہ کھول سکتا ہوں پر اتنا بغیرت اور
بے ضمیر نہیں ہوں۔"

بولتے بولتے حمزہ کا سانس پھول گیا۔

اور جس لڑکی پر الزام لگا رہی ہیں آپ جانتی بھی ہیں یہ کون ہے؟؟ یہ ثاقب بھیا کی"
ہونے والی بیوی اور ہم تینوں کی بہن ہیں !!!"

حسام کی بات پر محلے والوں کا تو کیا خود گھر والوں کا منہ کھل گیا۔ ثاقب دل آرا کو،
دل آرا ثاقب کو اور عباد اور حمزہ منہ کھولے حسام کو دیکھ رہے تھے۔ پر اگلے ہی پل وہ
سب اپنے تاثرات درست کر چکے تھے محض دل آرا تھی جو ہونق بنی سب دیکھ رہی
تھی۔

اگر یہ ثاقب کی منگ ہے تو تم لوگوں کے گھر کیا کر رہی ہے ؟؟اس کے ماں باپ اور "
"؟؟ باقی گھر والے کہاں ہیں

لوگوں کی تسلی کہاں ہونی تھی بھلا۔

بھابھی کے ماں باپ کا انتقال ہو گیا اور یہ اکیلی تھی تو ہم انہیں یہاں لے آئے۔ "
ویسے بھی اس اتوار کو نکاح ہے۔ فکر مت کریں آپ لوگوں کو ضرور بلایا جا گا۔
"؟؟ مزید کچھ سننا باقی ہے

وہ ایک کے بعد ایک دھماکا کرتا سکون سے سینے پر ہاتھ باندھے سوالیہ نظریں سب پر دوڑا گیا۔

اپنے سوال کے جواب میں اسے محض خاموشی ہی ملی تھی۔

"آذان ہونے میں صرف دو منٹ باقی ہیں بیٹھ جائے آپ سب اور تم تینوں میرے ساتھ آؤ۔"

ثاقب سنجیدگی سے بولتا انہیں اپنے ساتھ آنے کا کہتا ڈرائنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔

وہ وہیں کھڑی تھی جب حجاب کیے ایک لڑکی اس کے پاس آئی۔

"السلام علیکم میں چاندنی ہوں عباد بھائی کے دوست کی بہن۔انہوں نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے کیا ہم کمرے میں جاسکتے ہیں؟؟"

اس لڑکی کی نرم خوبصورت آواز پر وہ بے ساختہ سر ہلاتی اسے ساتھ لئے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

"یہ سب کیا تھا حسام؟؟"

ثاقب کی ضرورت سے زائد سنجیدہ آواز پر حسام نے تھوک نگلتے باقی دونوں کی طرف دیکھا پر وہ یوں ہو گئے جیسے وہاں موجود ہی نہ ہوں۔

"بھیا وہ دراصل۔۔۔"

اس سے پہلے کہ وہ اپنی بات مکمل کرتا دل آرا کی خوفناک چیخ سنتے سب اس کے کمرے کی طرف بھاگے !!!!

سب سے آگے ثاقب اس کے پیچھے عباد اور اس کے پیچھے حمزہ اور حسام تھے۔

وہ کمرے میں پہنچے تو دل آرا بیڈ پر کھڑی آنکھیں بند کیے چیختی چلی جا رہی تھی۔

"کیا ہوا دل آرا؟؟"

ثاقب نے تشویش سے استفسار کیا تو اس کی آواز سنتے ہی وہ پٹ سے آنکھیں کھولتی تیر کی تیزی سے بیڈ سے اتر کر ثاقب کی طرف بھاگتی اس کا بازو پکڑ کر اس کے ساتھ کھڑی ہو گئی۔

*وہ۔۔۔وہ میں باتھ روم میں تھی۔۔۔میں نہا رہی تھی جب۔۔۔وہ ایک دم باتھ روم میں آ گیا۔"

وہ جو اس کے بھیگے وجود کے اپنے قریب تر کھڑا ہونے پر خفگی کا شکار تھا دل آرا کی بات پر اس کا چہرہ پل بھر میں سرخ پڑ گیا۔

"کون تھا وہاں !!!"

وہ دل آرا کی گرفت سے اپنا بازو آزاد کرواتا سخت تیور لئے باتھ روم کی طرف بڑھا جب کہ پیچھے وہ تینوں بھائی صورت حال سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے۔

ثاقب ایک جھٹکے سے باتھ روم کا دروازہ کھول کے اندر داخل ہوا تو اسے خالی پایا۔

"!!! یہاں کوئی بھی نہیں ہے !!! بتاؤ دل آرا کون تھا"

وہ واپس آتے دل آرا کے قریب کھڑا ہوتا لہو رنگ آنکھوں سمیت بولا تو اس کے ایسے تیور پر تینوں بھائیوں کے درمیان نظروں کا تبادلا ہوا۔

وہ باتھ روم میں ہی تھا میں باہر آئی تو میرے پیچھے ہی باہر آگیا۔ ابھی میرے سامنے "بیڈ کے نیچے گیا ہے!!!"

وہ خوف زدہ نظروں سے بیڈ کے نیچے فرش کو دیکھتی بولی تو ثاقب نا سمجھی سے اس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھنے لگا۔

"!!! بھیا یہ حمزہ کے سچے پکے یار کی بات کر رہی ہیں"

حسام لاپرواہی سے بولا تو اس کے جواب پر ثاقب کو جھٹکا لگا۔ مطلب یہ سارا خوف اور چیخ و پکار محض ایک کاکروچ کی وجہ سے تھی؟؟؟

ثاقب نے اپنے بھائیوں پر ایک بے بس نظر ڈالی جو ہنسی چھپانے کی جان توڑ کوشش کر رہے تھے۔

دل آرا وہ ایک چھوٹا سا کیڑا آپ کا کیا بگاڑ لیتا جو آپ اس سے اس قدر خوف زدہ "ہیں ."

وہ تحمل سے مستفسر ہوا تو دل آرا شرمندگی سے نظریں جھکا گئی۔

"گھر میں کیڑے مار پاؤڈر نہیں پڑا کیا؟؟"

اس نے ڈرتے ڈرتے ثاقب سے نظریں چرا کر حسام اور حمزہ کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

"نہیں ہم کاکروچ کے اتنے نخرے نہیں اٹھاتے۔ آج پاؤڈر دیں گے تو کل پرفیوم مانگنے لگے گا۔"

یہ کہاں لکھا تھا کہ حسام سیدھا جواب دے دیتا۔ اس کے جواب پر عباد نے اس کی گردن پر رکھ کر ایک تھپڑ مارا جس پر وہ بلبلا کر رہ گیا۔

"!!! میں کاکروچ کے ساتھ ایک کمرے میں نہیں رہ سکتی"

وہ روہانسی ہوتی بولی تو اس کی عجیب و غریب بات پر حمزہ اور حسام کی ہنسی چھوٹ گئی جب کہ عباد بھی مسکراہٹ چھپانے کی کوشش کرنے لگا۔ ثاقب نے ایک کڑی نگاہ ان تینوں پر ڈالی تو وہ شریف بن کر کھڑے ہو گئے۔

"اوکے پھر مجھ سے نکاح کر لیں تاکہ اس کاکروچ کی بجائے آپ میرے ساتھ کمرے میں رہ سکیں۔"

اس کی خلاف توقع بات پر جہاں دل آرا کی آنکھیں پھیل گئیں وہیں تینوں بھائی بھی منہ کھولے اپنے میسنے بھیا کو دیکھنے لگے۔

"؟؟ جج۔۔۔جی"

وہ ہونق بنتی پوچھنے لگی تو اس کے چہرے کے تاثرات پر ثاقب مسکراہٹ روکنے کی خاطر لب بھینچ گیا۔

"ہاں جی!!! صاف لفظوں میں پوچھتا ہوں۔ محترمہ کیا آپ میرے تین عدد چھوٹے بھائیوں کی بڑی بھابھی بن کر مجھے اپنا شکریہ ادا کرنے کا موقع دیں گی؟؟"

اس کے سوال پر جہاں تینوں بھائی ہوش میں آتے سیٹی بجانے لگے وہیں دل آرا کا چہرہ لال سرخ ہو گیا۔

"حسام آپ کے کمرے سے ابھی کاکروچ نکال دیتا ہے اور آپ صبح تک سوچ کر اپنے جواب سے آگاہ کر دیجیئے گا پر میں امید کرتا ہوں کہ آپ مثبت جواب ہی دیں گی۔"

اپنی بات مکمل کرتا وہ کمرے سے نکل گیا تو اس کے پیچھے ہی عباد بھی دل آرا کے سر پر مسکرا کر ہاتھ رکھتا کمرے سے نکل گیا جب کہ حسام اور حمزہ نے دل آرا کو چھیڑ چھیڑ کا اس کا برا حال کر دیا۔ اتنا کہ وہ بے چاری کاکروچ کی موجودگی اور اس کا خوف ہی بھول گئی۔

زین کا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا اور وہ دو دن سے ہسپتال میں داخل تھا۔ زین کی ایک ہی بہن اور امی تھی بس۔ والد حیات نہیں تھے۔

دو دن سے عباد ہسپتال میں ہی گھن چکر بنا ہوا تھا۔

ابھی بھی اس کی امی ہسپتال تھیں۔ انہوں نے عباد کو گھر سے زین کے لئے سوپ لینے بھیجا تھا جو چاندنی بنا چکی تھی۔

وہ زین کے گھر کے باہر کھڑا دروازہ کھٹکھٹاتا اس کے کھلنے کا انتظار کر رہا تھا۔

"جی کون؟؟"

وہی میٹھی آواز عباد کے کانوں سے ٹکرائی تو اسے اپنی روح تک سکوں پھیلتا محسوس ہوا۔

زین اور عباد محلے دار ہونے کے ساتھ بچپن کے دوست بھی تھے پر یہ دوستی گھر کے باہر تک ہی محدود تھی۔ چاندنی پردہ کرتی تھی اس لئے عباد کبھی اس کا چہرہ دیکھ نہیں پایا تھا پر وہ اس کی خوبصورت آواز اور نازک سے مومی ہاتھوں کا دیوانہ تھا۔ اسے پتا تھا یہ لڑکی حسین تر تھی۔

عباد کو پتا ہی نہ چل سکا کب اس کے دل میں چاندنی کے لئے محبت پیدا ہوئی۔ محبت ہمارے اختیار میں تھوڑی ہوا کرتی ہے۔ یہ تو کبھی بھی کسی سے بھی ہو جایا کرتی ہے !!! بس !!! عباد جمال کو بھی چاندنی الیاس سے محبت ہو گئی تھی۔ نہ جانے کب

"!!! میں ہوں عباد"

اس کے جواب پر وہ تھوڑا سا دروازہ کھول گئی۔

"آپ رکیں میں کھانے کے بیگ لے کر آتی ہوں۔"

اپنی ازلی نرم آواز میں کہتی وہ پھر سے دروازہ بند کرتی پلٹ گئی۔ اس کی واپسی ٹھیک دو منٹ کے بعد ہوئی تھی۔ شاید وہ پہلے ہی کھانا پیک کر کے رکھ چکی تھی۔

گھر کے ادھ کھلے دروازے سے ایک مومی ہاتھ باہر آیا تو عباد کی آنکھیں اس کے نازک ہاتھ پر جم سی گئیں۔ کس قدر خوب صورتی سے تراشا تھا اوپر والے نے اس کے ہاتھوں کو۔

"!!! یہ پکڑ لیں بھائی"

اس کی روئی سی آواز پر وہ جہاں ہوش میں آتا خود کو ملامت کرتا اپنی نظریں ہٹا کر بیگ پکڑ گیا وہیں اس کے بھائی کہنے پر اس کے منہ کے زاویے بری طرح بگڑ گئے یوں جیسے کڑوا بادام چبا لیا ہو۔

اس کے بیگ پکڑنے کی ہی دیر تھی کہ وہ پھر سے دروازہ بند کر گئی۔

"!!!کوئی نہیں عباد بیٹا تیرا وقت بھی آئے گا"

منہ میں بڑبڑاتا وہ سامنے کھڑی اپنی بائیک کی طرف بڑھ گیا جب کہ لبوں پر خوب صورت مسکراہٹ چمک رہی رہی تھی جو یقیناً کسی کے خوشگوار خیال کی علامت تھی۔

"!!! حسام اٹھو جلدی۔ہری مرچیں اور پودینہ ختم ہو گیا ہے پہلے وہ لا دو"

وہ لاؤنج میں صوفے پر نیم دراز موبائل پر گیم کھیل رہا تھا جب دل آرا اس کے پاس آتی حکم سنا گئی۔

"!!!! یہ لیول ختم ہونے والا ہے پھر لا دیتا ہوں"

وہ ہنوز گیم میں مگن بولا۔

"لیکن میں افطاری بنارہی ہوں مجھے ابھی چاہئے۔وقت بہت کم رہ گیا ہے۔"

اس کی بات پر حسام نے ایک دفعہ نظر اٹھا کر اسے دیکھا پھر واپس موبائل میں گم ہو گیا۔

"!!! یار میں گیم کھیل رہا ہوں آپ حمزہ کو بھیج دیں"

اس کی بات پر دل آرا اسے گھور کر رہ گئی۔

پہلے اسے ہی بولا تھا پر وہ اپنے دوست کی کال پر باہر نکل گیا ہے نہ جانے کب تک "واپس آئے۔

وہ اسے بتاتی ایک نظر گھڑی پر ڈال گئی جہاں افطاری میں تھوڑا وقت ہی رہتا تھا بس۔

"!!! عباد بھیا سے بول دیں نا پھر"

اس کی لاپرواہی پر دل آرا دانت کچکچا کر رہ گئی۔

"عباد بھیا ہسپتال گئے ہوئے ہیں افطاری باہر ہی کریں گے آج۔ تم اٹھ رہے ہو یا لگاؤں ایک تھپڑ !!!"

حسام کے کہنے پر ہی وہ اسے نام سے ہی پکارتی تھی اب۔ چند دنوں میں وہ یوں سب میں گھل مل گئی تھی جیسے ہمیشہ سے یہیں رہتی ہو۔

اچھا پھر آپ کے ہونے والے سر تاج گھر آنے ہی والے ہیں ان کو کال کر کے بول"
"دیں وہ لے آئیں گے۔

حسام کی فضول گوئی پر وہ کشن اٹھا کر اس کی طرف پھینکتی اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔ اب واقعی بس ثاقب والا آپشن ہی بچا تھا۔

"!!! یااللہ"
وہ لڑکوں کے شور پر جیسے ہی کچن سے باہر نکلی سامنے نظر آتا منظر دیکھ کر چیخ اٹھی۔

حمزہ کے سر اور بازو پر پٹی بندھی تھی جب کہ پاؤں بھی زخمی تھا۔ چہرہ خراشوں سے پر تھا۔ حسام اور ایک اور لڑکے نے اسے سہارا دے رکھا تھا۔

"یہ کیا ہوا اسے حسام ؟؟"

وہ تیزی سے اس کے قریب آتی اس کا چہرہ نرمی سے چھوتی تڑپ کر حسام سے پوچھنے لگی۔

"کچھ نہیں ہوا بس چھوٹا سا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے۔ حسام اسے کمرے میں ہی لے چلتے ہیں۔"

ثاقب ان دونوں کے پیچھے ہی گھر میں داخل ہوا تھا اور صاف ظاہر تھا کہ اس معاملے سے لاعلم نہیں۔ دوسرا لڑکا گھر سے باہر نکل گیا تو ثاقب اور حسام اسے سہارا دیتے کمرے میں لے گئے۔

دل آرا بھی تیزی سے ان کے پیچھے ہی گئی تھی۔

ثاقب اور حسام اسے بیڈ پر بیٹھا کر پیچھے ہٹے تو دل آرا حمزہ کے پاس بیٹھ گئی۔

"!!! بہت درد ہو رہا ہو گا نا"

وہ آنکھوں میں آنسو لئے حمزہ سے پوچھنے لگی تو وہ تینوں بھائی اسے دیکھ کر رہ گئے۔

آپی یار آپ رو کیوں رہی ہیں ایک دم ٹھیک ہوں میں۔ یہ ہلکی پھلکی چوٹیں آپ" کے بھائی کا کیا بگاڑ لیں گی۔ میں یہاں ہنس رہا ہوں اور آپ رو رہی ہیں "!!!

وہ تکلیف میں تھا پر اسے پرسکون کرنے کے لئے ہنس کر بولا تو دل آرا اسے گھور کر رہ گئی۔

"مجھے سب نظر آرہا ہے کتنی لگی ہے اور کتنی نہیں۔ آذان ہونے والی ہے میں جلدی سے کچھ ہلکا پھلکا بنا دیتی ہوں اور حسام تم یہاں کمرے میں ہی برتن رکھو۔ ہم آج یہیں افطاری کر لیں گے۔!!!"

حسام کو حکم دیتی وہ حمزہ کا گال تھپتھپا کر اٹھ گئی۔

افطاری کے بعد وہ سب حمزہ کے پاس ہی بیٹھے چائے پی رہے تھے جب ثاقب ایک دم دل آرا کی طرف متوجہ ہوا۔

"!!! دل آرا آپ نے ابھی تک کوئی جواب نہیں دیا۔ میں منتظر ہوں"

ثاقب ایک دم دل آرا سے مستفسر ہوا تو اس کا سانس جیسے رک سا گیا۔

"؟؟ کیا آپ میری زوجیت میں آنا پسند کریں گی"

وہ ایک دفعہ پھر سے اپنا سوال دہرا گیا۔

"!!!میں آپ سے شادی نہیں کر سکتی"

!!! چند لمحے خاموشی کی نظر کرنے کے بعد وہ بولی بھی تو کیا

"؟؟ وجہ"

وہ جیسے بہت ضبط سے پوچھ رہا تھا۔

"!!!! کیوں کہ میرا نکاح ہو چکا ہے۔میں پہلے سے ہی شادی شدہ ہوں"

وہ ان سب پر دھماکا کرتی شرمندگی سے نظریں جھکا گئی جب کہ ان تینوں بھائیوں کی آنکھوں میں تیرتی بے یقینی واضح تھی۔

"؟؟؟ ایسا۔۔۔۔ایسا کیسے ہو سکتا ہے"

سب سے پہلے حمزہ کی بے یقین آواز نکلی تھی۔

ان سب کی آنکھوں میں تیرتی بے یقینی دیکھ کر دل آرا کا دل کیا زمین میں گڑھ جا۔ آنسو تیزی سے آنکھوں کی سطح گیلی کرنے لگے تھے۔

"!!! دل آرا بہتر ہوتا اگر آپ آدھی سچائی کی جگہ پوری سچائی بیان کرتی"

ثاقب کی پر سکون آواز پر دل آرا نے جھٹکے سے سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا۔ اس کی بھیگی سرخ آنکھیں دیکھتا ثاقب بامشکل ہی نظریں اس پر سے ہٹا پایا۔

"؟؟کک۔۔۔کیا مطلب"

وہ ناسمجھی سے بولی تو ثاقب سکون سے اپنے بازو سینے پر باندھتا ایزی ہو کر بیٹھ گیا جب کہ باقی سب کی سوالیہ نظریں اس پر ہی جمی تھی اب۔

"!!!شاید آپ کو شادی شدہ لفظ کی جگہ بیوہ کا لفظ استعمال کرنا چاہیئے تھا۔"

ثاقب کی بات پر دل آرا کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔وہ کیسے جانتا تھا اس کی زندگی کا اتنا بڑا سچ !!!!

"!!!!!کیا"

تینوں بھائی ایک کورس میں چیخے تھے۔

"محترمہ دل آرا صاحبہ دس سال کی عمر میں ہی بغیر رخصتی کے بیوہ ہو چکی تھیں۔"

اس کے انکشاف پر دل آرا ضبط سے آنکھیں میچ گئی۔

"؟؟ پر ایسا کیسے ہو سکتا ہے"

حسام کے حلق سے پھنسی پھنسی آواز بر آمد ہوئی تھی۔

دل آرا نے گہرا سانس بھرتے نظریں جھکا کر بولنا شروع کیا۔

وہ بہت چھوٹی تھی جن یتیم ہو گئی۔ماں باپ کا سایا سر سے اٹھ گیا تو چچا اپنے پاس لے آئے۔چچا کو بہت محبت تھی اپنی بھتیجی سے اس لئے چند سال گزرے ان کا بیٹا احمد

اٹھارہ کا اور دل آرا دس سال کی ہوئی تو چچا نے اپنی بیوی کی مخالفت کے باوجود دونوں کا نکاح کر دیا تا کہ بھائی کی نشانی ہمیشہ اپنے پاس رکھ سکے۔

نکاح کے کچھ روز بعد کی بات تھی جب احمد کالج سے واپسی پر ایک روڈ ایکسیڈنٹ کا شکار ہو کر اللہ کو پیارا ہو گیا۔ ننھی سی دل آرا پر اتنی سی عمر میں ہی منحوس کا ٹھپا لگ گیا۔ چچی نے جینا دوبھر کر دیا تھا۔ دل آرا اٹھارہ کی ہوئی تو چچا کی دہلیز چپکے سے پار کر گئی۔ تب سے اب تک ہوسٹلز کے دھکے کھاتے عمر گزر گئی تھی جب ایک حسین حادثے کے طور پر وہ ان مخلص لوگوں تک آ گئی۔

وہ چپ ہوئی تو حسام اٹھ کر اس کے قریب بیٹھتا اس کے سر پر ہاتھ رکھتا اسے آنسو بہانے سے باز رکھنے لگا۔

"آپی اس سب میں آپ کا تو کوئی قصور نہیں تھا۔لوگوں کی گندی سوچ کا علاج کہاں کیا جا سکتا ہے۔"

حمزہ کی بات پر وہ سر ہلاتی سر جھکا گئی۔

"پھر کیا ڈیٹ فکس کریں نکاح کی؟؟؟"

ثاقب کی بات پر دل آرا نے جھٹکے سے سر اٹھا کر اس کی جانب دیکھا۔آنکھیں شاک سے پھیلی ہوئی تھیں۔

"بھیا میرے خیال سے کل کا دن ہی بیسٹ ہے۔نیک کام میں دیری نہیں کرنی چاہیئے کیا خیال ہے؟؟"

حسام کی بات پر ثاقب سنجیدگی سے سر ہلا گیا۔

"۔۔۔۔ لیکن میں"

دل آرا نے کچھ بولنا چاہا تو ثاقب ہاتھ اٹھا کر اسے خاموش کروا گیا۔

"جو آپ کے ساتھ ہوا یقیناً بہت برا تھا لیکن اس سب میں کہی بھی رائی برابر بھی آپ کا قصور نہیں تھا۔ آپ میں ایسا کوئی عیب نہیں جو آپ انکار کریں ہاں اگر مجھ میں کوئی عیب ہے تو آپ بتا سکتی ہیں !!!"

ثاقب کی بات پر وہ تیزی سے سر نفی میں ہلا گئی۔ بھلا اس میں کوئی برائی کیسے ہو سکتی تھی ؟؟

"؟؟؟ پھر کیا خیال ہے"

وہ پھر سے سوال دہرا گیا تو دل آرا گہری سانس بھرتی آنکھیں موند گئی۔

کبھی نا کبھی کسی نہ کسی کا تو ہونا ہی تھا تو پھر ثاقب ہی کیوں نہیں۔اس سے محفوظ اور ؟؟؟ محبت بھرا ٹھکانا اور لوگ کہاں ملتے اسے

"!!! جیسا آپ کو ٹھیک لگے۔میں تیار ہوں"

دھیمی آواز میں اپنا جواب سناتی وہ کمرے سے باہر نکل گئی پر اپنے پیچھے اٹھنے والا پر جوش شور اسے صاف سنائی دیا تھا جس پر وہ مطمئن سی اللہ کا شکر ادا کرنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

" حسام یار تھوڑے پیسے چاہئے۔"

حمزہ کی بات پر حسام نے آنکھیں گھماتے اسے دیکھا۔

"!!! بھائی اپنے پاس توزہر کھانے کے پیسے بھی نہیں ہیں۔تجھے کہاسے دوں"

وہ لاپرواہی سے کہتا واپس اپنے موبائل میں گم ہو گیا۔

"!!! اپنی زندگی کا ایک ہی مقصد ہے اب"

حمزہ کی بات پر حسام نے نظر اٹھا کر سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا جیسے پوچھنا چاہ رہا ہو کہ کون سا مقصد؟؟

"زندگی میں بس اتنا پیسا تو ضرور کمانا ہے کہ جس کے پاس زہر کھانے کے پیسے نہیں اس کو اس نیک مقصد کے لئے پیسے دے سکوں۔"

اس کی بات پر حسام اسے ہاتھ سے لعنت کا اشارہ کرتا کمرے سے نکل گیا تو اس کے تاثرات دیکھتے حمزہ کی ہنسی چھوٹ گئی۔

"!!! روزے کا تو پتا ہی نہیں چلا آج"

حمزہ حسام کے ساتھ باہر صوفے پر بیٹھتا جمائی لیتا ہوا بولا۔

"!!! ہاں سارا دن سونے کے بعد"

حسام کی طنز سے بھرپور آواز پر جہاں دل آرا کے لبوں سے ہنسی پھسلی وہیں حمزہ برا سا منہ بنا گیا۔

"!!! بھائی آج کے بعد زیادہ بات نہیں کروں گا میں"

وہ ناراضگی سے کہتا صوفے پر نیم دراز ہو گیا۔

"اور ایسا معجزہ کیوں کر رونما ہو گا وہ بھی اس صدی میں؟؟"

حسام کے سوال پر حمزہ نے چہرے سے تکیہ ہٹا کر بہت اکڑ کر اسے دیکھا۔

"کیوں کہ سانس بھی لوں تو چار لوگ دور ہو جاتے ہیں۔"

وہ بھرپور ایکٹنگ کرتا بولا تھا۔ دل آرا مزے سے بیٹھی ان کی نوک جھوک سے مستفید ہو رہی تھی۔

"بیٹا تجھے ایک عدد اچھے ٹوتھ پیسٹ کی ضرورت ہے بس۔ بدبودار سانسیں لوگوں کو دور ہونے پر ہی مجبور کریں گی نا!!!"

حسام ایک دفعہ پھر میدان مار چکا تھا جس پر اب کی بار دل آرا کے ساتھ ساتھ لاؤنج میں داخل ہوتے عباد کی ہنسی بھی شامل ہو گئی۔

"؟؟ پارسل آ گئے"

عباد کے ہاتھوں میں موجود بیگز دیکھتے حمزہ پرجوش ہو کر بیٹھنا ہوا پوچھنے لگا تو عباد مسکراتا ہوا سر ہلا گیا۔ حسام بھی پرجوش سا اس کے قریب آ گیا۔

"؟؟ ایسا کیا ہے ان میں جس پر اس قدر پرجوش ہوا جا رہا ہے"

دل آرا ان تینوں کے چمکتے چہرے دیکھ کر پوچھے بغیر نہ رہ سکی۔

"!!! آپ کے سہاگ کا جوڑا"

حسام کی شوخ آواز پر بے ساختہ دل آرا کے گلابی گال لال ہو گئے۔

"!!! یہاں آئیں آپی آپ بھی۔ مل کر دیکھتے ہیں"

حمزہ کے اشتیاق سے بولنے پر دل آرا ان کے قریب ہی نیچے میٹ پر بیٹھ گئی تو عباد بیگز کھولنے لگا۔

"!!! دیکھتے ہیں ہماری ہونے والی بھابھی کو ہماری پسند، پسند بھی آتی ہے یا نہیں"

حمزہ کی بات پر دل آرا اس کے سر پر چپت رسید کر گئی۔ دل آرا شاپنگ پر جانے سے منع کرتی ہوئی انہیں کہہ چکی تھی کہ وہ اپنی مرضی سے جو بھی لائیں گے وہ خوشی پہن لے گی جن پر ان سب کے چہرے کھل اٹھے. کتنا شوق تھا انھیں کہ ان کی کوئی

بہن ہوتی تو وہ اس کے سب شوق پورے کرتے۔ دل آرا کی صورت میں ان کا یہ خواب پورا ہو رہا تھا۔

ان تینوں نے ثاقب کے مشورے سے آنلائن چیزیں پسند کر کے آرڈر کر دی تھیں ارجنٹ ڈیلیوری کے ساتھ۔ نکاح اتوار کی جگہ جمعہ کو رکھا گیا تھا جس کی وجہ سے انھیں تیاری کا وقت مل گیا تھا۔

پہلے بیگ میں سے سرخ عروسی جوڑا نکلا تھا جسے دیکھ کر دل آرا کے منہ سے بے ساختہ ماشاءاللہ نکلا تھا۔ یہ جوڑا اس کی سوچ سے بڑھ کر حسین تھا۔ کھلتے ہوئے سرخ رنگ لہنگی پر سنہری خوبصورت کام کیا گیا تھا۔ جوڑے کے علاوہ تین جوتے جیولری پرفیومز فیس واش لوشنز میک اپ کا سامان اور گھر پہننے والے کچھ جوڑے تھے۔ ہر چیز بہت خوبصورت اور نفیس تھی۔

ہم نے بس چند ایک ضروری چیزیں خریدی ہیں نکاح کے لئے۔باقی شاپنگ آپ"
"بھیا کے ساتھ جا کر اپنی پسند کی کریے گا۔

عباد کی بات پر دل آرا کی آنکھیں بھیگنے لگیں۔ماں باپ کے بعد اس در در کی ٹھوکریں کھانے والی لڑکی نے کہاں دیکھی تھی ایسی محبت اور ایسا مان!!! کس نے دی تھی اسے آج تک ایسی عزت!!!

اس کی برستی آنکھیں دیکھ کر وہ تینوں ایک دم پریشان ہو اٹھے۔

"؟؟کیا ہوا آپی کیوں رو رہی ہیں آپ"

حمزہ بے چینی سے اس کے نزدیک آتا پوچھنے لگا۔

"کیا آپ کو ہماری پسند کی گئی چیزیں اچھی نہیں لگیں؟؟ آپ روئیں مت جیسا آپ چاہیں گی ویسا سب مل جا گا۔"

حسام بھی اسے تسلی دیتا بول اٹھا۔

"جی دل آرا حسام سہی کہہ رہا ہے۔ ہم آپ کی پسند کی چیزیں منگوا لیتے ہیں اس میں کون سی بڑی بات ہے کوئی۔"

عباد بھی حسام سے اتفاق کرتا بول اٹھا۔ دل آرا کو مزید رونا آنے لگا۔

"ایسا کچھ نہیں ہے۔ بس اتنی محبت اور مان دیکھتے میری آنکھیں بھر آئیں۔ یہ سب میری سوچ سے بڑھ کے خوبصورت ہے۔"

وہ نم آنکھوں سے مسکرا دی تو ان تینوں بھائیوں کی جان میں جان آئی۔

قسم سے حسین آرا آپ نے سہی کو کیلا والا کردار ادا کیا ہے اور اب پل میں گوپی بہو بن گئی ہیں!!! ڈرا کر رکھ دیا ہمیں!!!"

حسام نے ہمیشہ کی طرح الٹی مثال ہی دی تھی۔ دل آرا ہنستی ہوئی اس کے کندھے پر تھپڑ جڑ گئی۔

"اللہ اللہ اتنا نازک ہاتھ۔ ناشتے میں پھول کھاتی ہیں کیا؟؟"

حسام کی زبان پھر سے پھسلی تو دل آرا ہنستی چلی گئی۔ اسے خوش دیکھ کر وہ تینوں بھائی سکوں بھرا سانس بھر گئے۔

"قسم سے حسین آرا آپ نے سہی کو کیلا والا کردار ادا کیا ہے اور اب پل میں گوپی بہو بن گئی ہیں!!! ڈرا کر رکھ دیا ہمیں!!!"

حسام نے ہمیشہ کی طرح الٹی مثال ہی دی تھی۔ دل آرا ہنستی ہوئی اس کے کندھے پر تھپڑ جڑ گئی۔

"اللہ اللہ اتنا نازک ہاتھ۔ ناشتے میں پھول کھاتی ہیں کیا؟؟"

حسام کی زبان پھر سے پھسلی تو دل آرا ہنستی چلی گئی۔ اسے خوش دیکھ کر وہ تینوں بھائی سکوں بھرا سانس بھر گئے۔

"یار میں تو تھک گیا !!!!"

حمزہ دھپ سے صوفے پر بیٹھتا بولا تو پاس کھڑے حسام نے اسے بھرپور گھوری سے نوازا۔

"ایسا کون سا بھاری بھرکم کام کیا ہے تمھارے اس نازک وجود نے جو تھک گئے ہو تم !!!"

حسام نے اس کے کندھے پر تھپڑ رسید کیا تو حمزہ چیخ اٹھا۔

"کن ظالم لوگوں کے ہتھے چڑھ گیا ہوں میں بھی۔لوگوں کے بھائی ہوتے ہیں ایک جو اپنے چھوٹے بھائیوں پر ایک کھروچ بھی نہیں آنے دیتے اور ایک یہاں میرے بھائی ہیں ہر وقت مجھے پنچنگ بیگ سمجھ کر دھوتے رہتے ہیں !!!"

س کی روہانسی آواز پر پاس سے گزرتی دل آرا فوراً اس کے پاس آئی۔

"کیا ہوا میری جان کسی نے کچھ کہا ہے کیا ؟؟"

وہ حمزہ کے پاس بیٹھتی پریشانی سے پوچھ اٹھی۔وہ ابھی عباد کے ساتھ سیلون سے آئی تھی فشل وغیرہ کروا کر۔

"!!! آپی میرے بھائی ہر وقت مجھے گندے کپڑے سمجھ کر دھوتے رہتے ہیں"

وہ اپناد کھڑا پھر سے رو بیٹھا۔

"سر اور عباد بھائی تو نہیں مارتے کبھی۔بس حسام ہی مذاق میں مار لیتا ہے۔"

وہ تیزی سے بولی جس پر حمزہ کے ساتھ ساتھ حسام کی آنکھیں بھی پھیل گئیں جب کہ عباد لب دبا کر بیٹھ گیا۔

واہ بھئی واہ!!!! سر کی حمایت میں فورا بول اٹھی آپ اور میں جو دن رات آپی "کرتا رہتا ہوں میرا کوئی خیال نہیں !!!!"

اس کی آواز میں مصنوعی حیرت کے ساتھ ساتھ شرارت بھی ناچ رہی تھی جسے محسوس کرتے دل آرا کے گلابی گال دہک اٹھے .

"فضول باتوں کو چھوڑ کر تیاری شروع کر دو اب۔ مزید گھنٹے تک مہمان آنا شروع ہو جائیں گے۔"

ثاقب کی سنجیدہ آواز سنتے جہاں وہ تینوں بھائی سیدھے ہو کر بیٹھے وہیں دل آرا سر پر لیا دوپٹہ پیشانی تک کھینچ گئی جس پر حسام اور حمزہ سیٹی بجانے لگے۔

ان کی حرکت پر ثاقب نے انہیں گھور کر دیکھا جو دل آرا کو تنگ کر رہے تھے۔

"!!!! آپی آپ کو پتا ہے کل میں نے خود کو ٹی وی میں دیکھا"

حسام کی بات پر دل آرا نے ایک جھٹکے سے چہرہ موڑ کر حسام کی طرف دیکھا۔

"سچ میں ؟؟؟"

وہ پرجوش ہوتی سوال کرنے لگی تو اس کا جوش دیکھتے ثاقب کے لب دھیمی سی مسکراہٹ میں ڈھل گئے جب کہ باقی دونوں بھائی سکون سے بیٹھے تھے جیسے جانتے ہوں اچھی طرح حسام کو۔

"ہاں نا!!! آپ بھی خود کو دیکھ سکتی ہیں !!!"

اس کی بات پر دل آرا کے چہرے پر نا سمجھی بھرے تاثرات پھیل گئے۔

"پر وہ کیسے ؟؟؟"

اس کے سوال پر ثاقب نفی میں سر ہلاتا اپنے کمرے کی طرف چل دیا۔ اسے دل آرا پر بھی ہنسی آرہی تھی جو اب تک حسام کی عادت کو سمجھ نہ سکی تھی۔

"!!! ظاہر ہے ٹی وی بند کر کے"

اس کی بات پر جہاں حمزہ اور عباد کی ہنسی چھوٹی وہیں دل آرا پاس پڑا کشن اس کے سر پر مار گئی جسے وہ ہنستے ہوئے تھام گیا۔

وہ نم آنکھیں لئے چاندنی کے کندھے سے لگی بیٹھی تھی۔ ابھی کچھ سیکنڈز پہلے ہی وہ اپنے پورے حقوق ثاقب جمال کو سونپ کر اسے اپنے جسم و جان کا مالک بنا چکی تھی۔

چاندنی اس کے پاس ہی تھی نکاح کے وقت۔ نکاح ہوتے ہی مولوی صاحب اور تینوں بھائی کمرے سے باہر چلے گئے تو دل آرا چاندنی کے کندھے سے لگتی رو دی۔

اسے اس وقت کسی ہمدرد کندھے کی شدید ضرورت تھی۔ ماں باپ کی کمی تو زندگی کے ہر موڑ پر ہی محسوس ہوئی تھی پر آج کے دن یہ کمی بہت زیادہ کھل رہی تھی۔

کسی بدنصیب دلہن تھی وہ جسے اپنی زندگی کے اتنے بڑے دن ماں باپ کی شفقت ہی نہ مل پائی۔ گلے سے لگا کر دعا دینے والا کوئی اپنا ہی اس کے ساتھ نہ تھا۔

"بس کریں دل آرا اتنی پیاری لگ رہی ہیں رو رو کر سب خراب کر لیں گی۔"

چاندنی کی محبت بھری ڈانٹ پر وہ آنکھیں پونچھتی اس سے الگ ہوئی۔

"ہم اچھی دوستیں ہیں نا؟؟ تو اپنی دوست کی مان کر یہ آنسو صاف کریں اور پیاری سے سمائل دیں مجھے جلدی۔ اتنے خاص موقع پر ایسی روکھی سی صورت مت بنائیں۔"

وہ خود سی دل آرا کے آنسو صاف کرتی بولی تو اس کی محبت محسوس کرتی دل آرا دل سے مسکرا دی۔

گزرے چند دنوں میں ان دونوں کی بہت اچھی دوستی ہو چکی تھی۔

ابھی وہ مزید کوئی بات کرتے جب دروازہ ناک کر کے حمزہ حسام اور عباد کمرے میں داخل ہوئے۔

وہ تینوں دل آرا کو بڑے بھائیوں کی طرح پیار اور دعائیں دے کر اسے اپنے ساتھ کا احساس دلا گئے.

"چاندنی!!!! آپی دل آپی کو باہر لے چلیں اب"

حسام نقاب میں چھپی ہوئی چاندنی سے بولا تو وہ سر ہلا گئی۔ وہ خود بھی باہر جانا چاہتی تھی کیوں کہ عباد کی نظریں اسے پریشان کر رہی تھیں۔

ثاقب اپنے دوستوں کے ساتھ بیٹھا ان کی شریر باتوں سے محظوظ ہو رہا تھا جب ایک دم کسی احساس کے تحت اپنی آنکھیں اٹھا گیا اور یہ آنکھیں اٹھانا جیسے بھاری ہی پڑ گیا تھا دل و دماغ پر۔

سامنے ہی وہ حسیناؤں کے حسن کو مات دیتی دل آرا اس کے دل و جان پر قبضہ جمانے کے لئے تیار کھڑی تھی۔

اس کے نام کے لال جوڑے میں ملبوس اسی کے نام کا سنگھار کیے اس کے دل پر بجلیاں گرا رہی تھی۔

وہ ایک ٹرانس کی کیفیت میں اپنی جگہ سے اٹھ کر اس کی طرف قدم اٹھاتا اس کے آگے اپنا مضبوط ہاتھ پھیلا گیا۔

اس کی حرکت پر تالیوں اور سیٹیوں کا طوفان امڈ آیا جس پر وہ بجا خجل ہونے کے پورے دل سے مسکرا کر سر کو خم دے گیا۔

حمزہ نے دل آرا کا لرزتا کانپتا ہاتھ پکڑ کر ثاقب کے ہاتھ میں دیا تو وہ مہندی اور چوڑیوں سے سجے اس کے نازک ہاتھ پر اپنی گرفت مضبوط کرتا اسے اپنے ساتھ لئے صوفے کی طرف بڑھ گیا جسے اس کے بھائیوں نے بہت محبت سے پھولوں سے سجایا تھا۔

اسے بیٹھا کر وہ خود اس کے ساتھ بیٹھا تو اس کی اس قدر نزدیکی پر دل آرا کا دل باہر آنے والا ہو گیا۔ اس نے کہاں محسوس کیا تھا بھلا آج سے پہلے ایسا انوکھا اور اچھوتا احساس۔

باری باری سب آ کر انہیں مبارک اور دعا دیتے ان دونوں کا منہ میٹھا کروانے لگے۔ اس کی گھبراہٹ محسوس کرتے ثاقب نے پھر سے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں قید کر لئے جس پر وہ اپنی جھکی ہوئی گردن مزید جھکا گئی۔

حمزہ کچن سے باہر آ رہا تھا جب اسے سامنے والے گھر کی آمنہ نظر آئی۔ اس کی شرارت کی رگ پھڑک اٹھی۔ وہ تیزی سے اس کی طرف بڑھا۔

"کیسی ہو آمنہ؟؟"

اس کی آواز پر آمنہ چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگی جو سفید شلوار قمیض میں اچھا خاصا ہینڈسم لگ رہا تھا۔

"میں بہت اچھی ہوں اور مزے کی بات آج تم بھی غلطی سے اچھے لگ رہے ہو۔"

وہ اسے اوپر سے نیچے تک دیکھتی بولی تو حمزہ فرضی کالر جھاڑ گیا۔

خیریت ہے نا؟؟ آج منہ سے انگارے برسانے کی بجا تعریف کر رہی ہو۔ کہیں اس ہینڈسم پر دل تو نہیں آگیا؟؟؟"

حمزہ اترا کر بولا تو آمنہ کی ہنسی نکل گئی۔

کس خوش فہمی میں ہو بیٹا۔مجھے چھوٹے بچے نہیں پسند۔مجھے میچور مرد اچھے لگتے ہیں !!!"

آمنہ اپنے بال جھٹکتی ایک ادا سے بولی تھی۔

"؟؟ میرے دوست کے دادا ابو سنگل ہیں۔کہو تو بات چلاؤں"

وہ ہنسی ضبط کرتا سیریس ہو کر بولا تو آمنہ غصّے سے سرخ پڑ گئی۔ہاتھ کے اشارے سے اس پر لعنت بھیجتی وہ تن فن کرتی وہاں سے نکلی تو حمزہ کے پیچھے ہنسی ضبط کرتے حسام کا زبردست قہقہہ پڑا تھا۔اگلے ہی پل وہ دونوں بھائی وہاں کھڑے پاگلوں کی طرح ہنس رہے تھے۔

وہ باہر دوستوں کو الوداع کرنے جارہا تھا جب اس کی نظر بے ساختہ کچن کی طرف پڑی۔ گلابی سوٹ میں ملبوس کوئی نازک سی لڑکی پشت کیے کھڑی تھی۔ لڑکی لے لباس اور سر پر کیے گئے حجاب اور لباس سے اسے ایک سیکنڈ میں پتا چل گیا تھا کہ لڑکی کون ہے۔

دل کی بے ساختگی پر وہ قدم آگے ہوا تو چہرہ کا تھوڑا سا رخ دیکھ کر ہی اندازہ ہو گیا کہ نقاب اترا ہوا تھا۔ وہ سب کچھ پس پشت ڈالتا دبے قدموں آگے بڑھنے لگا۔ دل تھا کہ بے ساختہ دھڑکنے لگا تھا وہ بھی پورے جوش سے .

اپنے پیچھے کسی کی موجودگی محسوس کرتے دل آرا ایک دم چہرہ موڑ گئی تو جہاں عباد کو سامنے پا کر وہ روہانسی ہوئی وہیں عباد کے سامنے زمین و آسمان گھوم گئے۔ ایسا گہرا شاک لگا تھا کہ نظر ہٹانا ہی بھول بیٹھا۔

اس کی شاکی نظریں محسوس کرتی وہ خود کو ملامت کرتی لرزتی انگلیوں سے نقاب واپس چہرے پر چڑھاتی چائے کی ٹرے پکڑ کر تیزی سے ایک سائیڈ سے نکلتی دل آرا کے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

وہ ابھی تک شاک میں تھا!!! یہ تھی چاندنی؟؟ یہ عام کی شکل و صورت کی دکھنے والی لڑکی چاندنی تھی ؟؟

اس کی خوبصورت آنکھوں اور نازک مومی ہاتھوں پیروں کو دیکھ کر وہ تو کچھ اور ہی تصور کر بیٹھا تھا اور یہاں ؟؟؟؟ اسے اپنا دماغ ماؤف ہوتا محسوس ہو رہا تھا۔

جیب میں پڑا موبائل تھر تھرایا تو وہ باقی سب کچھ پس پشت ڈال کر باہر کی طرف چل دیا۔

لال اور سنہری امتزاج کے خوب صورت لھنگے میں سجی سنوری وہ پریشان سی بیٹھی تھی۔ ہمیشہ سادگی میں رہنے والی دل آرا پر نکاح کے جوڑے میں ٹوٹ کر روپ آیا تھا۔

حسام اور حمزہ تو بار بار اس کی نظر اتارتے اسے جھینپنے پر مجبور کر رہے تھے.

تھوڑی دیر پہلے ہی چاندنی اسے اس کے اور ثاقب کے مشترکہ کمرے میں بیٹھا گئی تھی جو گلاب اور موتیے کے پھولوں سے خوب صورتی سے سجایا گیا تھا۔ ان تینوں بھائیوں نے اپنے بڑے بھائی اور آپی کی شادی پر خوب ارمان پورے کیے تھے۔

ابھی وہ کمرے میں نظریں ہی دوڑا رہی تھی جب ایک دم کمرے کے دروازے پر شور سنائی دیا۔ وہ تیزی سے سیدھی ہو کر بیٹھتی گھونگھٹ پھر سے چہرے کے آگے ڈال گئی۔

"جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے میں نے اپنے کمرے کی پہرہ داری کے لئے کسی کو یہ ذمہ داری نہیں سونپی تھی اور نہ ہی آج جمعہ رات ہے تو پھر میرے کمرے کے دروازے پر یہ ناکہ کیوں؟؟"

ثاقب ان تینوں بھائیوں کو اپنے کمرے کے دروازے پر راستہ روکے کھڑے دیکھ کر شرارت سے مستفسر ہوا تو اس کی بات پر ان تینوں کے منہ کھل گئے۔

"نہیں سب سے پہلے تو آپ اپنی بات کی وضاحت کریں نا ذرا۔ ہم آپ کو کس زاویے سے فقیر لگ رہے ہیں ؟؟ مانا کہ میرے یہ دونوں بڑے بھائی قبول صورت سے ہیں پر میں تو ہوں نا حسین و جمیل اور زہین و فطین !!!! کم از کم مجھے دیکھ کر ہی اپنی بات پر نظر ثانی کر لیتے آپ جناب !!!!"

حمزہ کے منہ سے ہوتی اپنی عزت افزائی پر حسام اور عباد دونوں ایک ساتھ اس کی پچھلی گردن پر ہاتھ مار گئے جس پر وہ کراہ کر رہ گیا۔

"سالے تو حسن و جمیل ہے تو کیا ہمارے ماتھے پر ہی بڑا ابڑا افقیر لکھا ہے ؟"

حسام حمزہ کو گھورتا بولا تو ثاقب اسے کڑی نظر سے نواز گیا۔

"ان دونوں کا چھتیس کا آکڑا کبھی ختم نہیں ہو گا۔ آپ جلدی سے ہمارا نیگ نکالیں !!!!"

عباد ان دونوں کو دفع کرتا آگے ہو کر بولا تو ثاقب اسے نا سمجھی سے دیکھنے لگا۔ باقی دونوں بھی اپنی لڑائی کو کسی اور وقت کے لئے چھوڑتے میدان میں کود پڑے اپنا حق لینے کے لئے۔

"ساڈا حق ایتھے رکھ !!!!"

حسام اپنی ہتھیلی ثاقب کے سامنے پھیلاتا اکڑ کر بولا تو باقی دو بھی تیزی سے سر ہلا کر اس کے اگل بغل کھڑے ہو گئے۔

کون سانیگ اور کون ساحق ؟؟شادی کا طوق میرے گلے میں پڑا ہے اور سٹھیا تم لوگ گئے ہو !!!"

ثاقب نفی میں سر ہلا کر بولتا ایک سائیڈ سے کمرے میں داخل ہونے کی کوشش کرنے لگا تو وہ تینوں تیزی سے اس کے آگے سیسا پلائی دیوار بن کر کھڑے ہوتے اس کا راستہ روک گئے۔

چچ چچ بھیا بہت افسوس ہوا جان کر کہ اتنے زہین پروفیسر اور ہمارے بڑے بھیا" ہوتے ہوئے آپ کو ہمارے اس نیگ کا ہی نہیں پتا۔ناک کٹوادی ہماری آپ نے یار !!!"

حسام کی ایکسپریس کی تیزی سے چلتی زبان کو کوئی روک سکے یہ کہاں لکھا تھا بھلا۔

"نکاح والے دن اپنے کمرے میں داخل ہونے سے پہلے بہنوں کو پیسوں کی صورت میں نیگ دینا پڑتا ہے۔اب چوں کہ ہماری بہن تو کوئی ہے نہیں تو یہ حق بھی ہمارا ہی بنتا ہے نا !!!!"

اس کے چہرے کے تاثرات دیکھ کر عباد نے تفصیل بتاتے اس کی پریشانی حل کرنے کی کوشش کی۔

"بنتا تو نہیں پر یہ لو کیا یاد کرو گے تم لوگ بھی !!!"

وہ جیب سے پیسے نکالتا باری باری ان تینوں کی طرف بڑھا گیا۔اس کی شرافت دیکھتے حسام کی شرارت بھری رگ بہت تیزی سے پھڑکی تھی۔

بھیا ویسے اس وقت آپ کو دیکھ کر ایک جملہ بہت شدّت سے میرے ذہن میں گونج رہا ہے!!! "

حسام کی شرارت بھری آواز پر ثاقب سوالیہ نظروں سے اس کی جانب دیکھنے لگا .

"کیسا جملا؟؟؟"

اسے مسلسل مسکراہٹ ضبط کرتے اپنی طرف دیکھتے پا کر وہ بالآخر پوچھ ہی بیٹھا۔

"رضیہ گنڈوں میں پھنس گئی!!!"

آنکھ مار کر کہتا وہ قہقہہ لگاتے اگلے ہی پل وہاں سے نو دو گیارہ ہوا تو ثاقب دانت کچکچاتا اسے کوس کر رہ گیا جب کہ باقی دونوں بھی ہنسی ضبط کرتے اپنے اپنے کمروں کی طرف چل دیے۔

وہ کمرے میں داخل ہوتا اپنے پیچھے دروازہ بند کر گیا۔ اندر قدم رکھتے ہی گلاب کی مسحور کن خوشبو ناک کے نتھنوں سے ٹکراتی دل و دماغ پر ایک خوشگوار اثر چھوڑ گئی۔

نظریں پھسلتی جب سامنے نظر آتے حسین ترین منظر سے ٹکرائی تو روح تک ایک سکون سا اترتا محسوس ہوا۔

سامنے ہی وہ عورت اس کے لئے ہار سنگھار کیے گھونگھٹ اوڑھے بیٹھی تھی جسے کچھ دیر پہلے ثاقب جمال نے اپنے نکاح میں قبول کیا تھا۔

وہ دھیرے دھیرے قدم اٹھاتا اس کے بلکل سامنے بیڈ پر ٹک گیا۔

"!!!! السلام علیکم"

اس کے سلام کرنے پر وہ دھیمی سی آواز میں جواب دے گئی تو اس کی لرزتی آواز سے اس کی کیفیت محسوس کرتے ثاقب جمال کے لبوں کو خوبصورت مسکان نے چھو لیا۔

"کیا مجھے گھونگھٹ اٹھانے کی اجازت ہے؟؟"

وہ اپنے مضبوط ہاتھ اس کے بھاری دوپٹے کے کنارے پر رکھتا مستفسر ہوا تو وہ محض سر ہلا گئی۔اس کے اقرار پر ثاقب نے دھیرے سے اس کا گھونگھٹ پلٹا۔

"ماشاءاللہ !!!"

اس کے چاند سے حسین چہرے پر نظر پڑتے ہی یہ الفاظ بے ساختہ ثاقب جمال کے ہونٹوں سے پھسلے تھے جنھیں سنتی دل آرا مزید سرخ پڑی۔

سرخ عروسی جوڑے میں سنہری زیور پہنے ہاتھوں پر ثاقب کے نام کی مہندی لگا وہ حسین ترین سے بھی بڑھ کر لگ رہی تھی ساقب کو۔

اس نے ہمیشہ دل آرا کو سادگی میں دیکھا تھا۔ کہاں سوچا تھا کہ یوں بن سنور کر اس کا دل بے ایمان کر چھوڑے گی۔

دل آرا لرزتی پلکیں جھکا کر بیٹھی اس کی گہری نظروں کی تپش اپنے وجود پر محسوس کرتی پہلو بدل رہی تھی جب ثاقب اس کی گود میں پڑے نازک ہاتھ اپنے مضبوط ہاتھوں میں تھام گیا۔ اس کے ہاتھوں کا لمس محسوس کرتی دل آرا تھرا اٹھی۔

یوں محسوس ہو رہا ہے جیسے کائنات کی ساری دلکشی میرے سامنے بیٹھے وجود میں آ "سمائی ہے۔"

وہ جھک کر اس کے مہندی سے سجے ہاتھوں کی پشت پر اپنے لبوں کا پہلا عقیدت بھرا بوسہ دیتا ہوا بولا تو جانے کس احساس کے تحت دل آرا کے نین کٹورے بھیگ اٹھے

۔

"کیا آپ کو میرا چھونا برا لگا؟؟"

اس کی بھیگی آنکھیں دیکھتا وہ بے ساختہ پوچھ اٹھا۔

"نہیں ایسا۔۔۔ایسا کچھ بھی نہیں ہے!!!"

اسے غلط فہمی کا شکار ہوتے دیکھ کر وہ بے ساختہ اس کی بات کی نفی کر اٹھی۔

"پھر یہ خوبصورت آنکھیں نم کیوں ہیں؟؟"

وہ ہاتھ بڑھاتا اس انگلی کی پور سے اس کی پلکوں پر ٹکا آنسو سمیٹ کر سوال کر بیٹھا۔

مجھے کہاں آج تک کسی نے ایسی محبت دی ہے؟؟ایک بے بنیاد الزام کی وجہ سے "
میرے نام کے ساتھ آپ کا نام خراب ہوا آپ کو ایک مجمع کے سامنے برا بھلا کیا گیا بد
کردار کہا گیا اور نوکری سے نکال دیا گیا مگر پھر بھی آپ نے مجھے جائے پناہ دی میری
حفاظت کی مجھے اتنی عزت دی اور بغیر آنا کو بیچ میں لائے مجھے اپنا نام دیا بھلا کہاں میں
"!!! اتنی عزت کی حق دار تھی

وہ بولنے پر آئی تو اپنے دل کی ساری بھڑاس نکال اٹھی۔ثاقب آگے کو کھسکتا اسے
نرمی سے اپنے حصار میں قید کر گیا۔

"جب آپ بے قصور تھیں تو میں کون ہوتا تھا آپ کو قصوروار ٹھہرانے والا۔"

وہ نرمی سے اس کی آنکھیں پونچھتا اس کا سر اپنے کندھے سے لگا گیا۔

میں کچھ باتیں کرنا چاہتا ہوں سب سے پہلے۔ میں یہ نہیں کہوں گا کہ ماں یا بڑی بہن" بن کر میرے بھائیوں کا خیال رکھئے گا اس گھر کو اچھے سے سمبھالئیے گا کیوں کہ میں جانتا ہوں مجھے یہ سب کہنے کی تو دور سوچنے کی بھی ضرورت نہیں کیوں کہ مقابل آپ ہیں۔ دیکھیں دل آپ ایک ماہ سے اس گھر میں رہ رہی ہیں آپ کو اچھے سے اندازہ ہو گیا ہو گا ہماری مالی حالت کا بھی۔

میں آپ سے بڑے بڑے دعوے نہیں کروں گا مگر اتنا ضرور کہوں گا کہ ہمیشہ اپنی بساط سے بڑھ کر آپ کا خیال رکھوں گا آپ کو کسی چیز کی کمی نہیں آنے دوں گا۔ بس "!!! ہمیشہ میرے ساتھ مخلص اور باوفا رہنا آپ

وہ نرمی سے اپنے جذبات کی عکاسی کرتا جھک کر اس کی پیشانی کو اپنے لمس سے معتبر کر گیا۔

"مرد وہ نہیں ہوتا جو پیسے والا ہو بلکہ مرد وہ ہوتا ہے جس کے ساتھ ایک غیر محرم عورت وقت آنے پر خود کو محفوظ سمجھ سکے۔ آپ نے مجھے تب پناہ اور عزت دی جب میں آپ کی کچھ بھی نہیں لگتی تھی اور اب جب میں آپ کی بیوی بن چکی ہوں تو آپ میری خاطر کیا نہ کر گزریں گے۔"

وہ محبت سے کہتی اپنا چہرہ اس کے سینے میں چھپا گئی تو ثاقب جمال بھرپور طریقے سے مسکرا دیا۔

"پھر میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ کیا آپ کو ہمارے رشتے کی سمجھنے کے لئے وقت چاہیئے یا ہمیں آج کے اس خاص دن کی خاص رات اپنے رشتے کی شروعات کرتے ہوئے اپنے رشتے کو مضبوط کر دینا چاہیئے۔"

وہ دل آرا کی ٹھوری کے نیچے اپنی انگلی رکھتا اس کا چہرہ اٹھا کر اپنے مقابل کرتا بولا تو اس کے بے باک انداز اور الفاظ پر دل آرا کا رنگ لباس کی طرح ہی سرخ پڑ گیا۔

وہ جھٹ سے اپنا اناری چہرہ اس کے سینے میں چھپاتی اسے اقرار سونپ گئی تو ثاقب سرشار ہوتا اسے سختی سے خود میں بھینچ گیا۔ اسے یقین تھا کہ آنے والی صبح بہت روشن ہونے والی تھی۔

وہ سر ہاتھوں میں دے بے بس سا بیٹھا تھا۔ چاندنی کا چہرہ بار بار آنکھوں کے سامنے آتا اسے مزید بے چین کر رہا تھا۔ آخر یہ سب کیا تھا۔ کیا سوچا تھا اور کیا ہو گیا۔

"خیریت ہے بھیا راتوں کو جاگ رہے ہیں!!! ڈال میں کچھ کالا بلکہ پوری کی پوری ڈال ہی کالی لگ رہی ہیں!!!"

حسام اس کے ساتھ آ کر بیٹھتا اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتا شرارت سے بول اٹھا۔

"پھر ہے کیا خیال میں بارے اپنے۔ ہو رہے بھی تم تک اب تو جاگ ؟؟"۔

عباد الٹا اس سے سوال کر اٹھا۔

"بھئی ہم تو بھوک سے اٹھے تھے۔ آپ کی طرح مجنوں بن کر یہاں سر میں ہاتھ دیے نہیں بیٹھا تھا میں!!!"

بھلا کہاں ممکن تھا کہ حسام کسی کو معافی دے دیتا۔

"بہت الجھن کا شکار ہوں حسام!!! دعا کرو میری یہ الجھن سلجھ جا۔"

وہ بے ساختہ ہی کہہ اٹھا تو حسام بھی سیریس ہو کر بیٹھا۔

"کیا بات ہے بھیا سب ٹھیک تو ہے نا؟؟ کہیں میری ہونے والی بھابھی سے تو لڑائی نہیں ہو گئی؟؟"

وہ آخر میں پھر سے شرارت کر بیٹھا۔

"!!! ایسا کچھ نہیں ہے۔بس تھوڑی سی الجھن ہے"

اس کی بات پر حسام گہری نظر اس کے پریشان سے چہرے پر ڈال گیا۔

چلیں اٹھ کر سو جائیں تھک گئے ہوں گے آپ!! اللہ پاک سب ٹھیک کر دے گا !!!"

وہ اس کا کندھا تھپتھپا کر اٹھ گیا تو عباد بھی اس کی فکر پر سچے دل سے مسکراتا سب کچھ اللہ پر چھوڑتا اٹھ کر کمرے کی طرف بڑھ گیا کیوں کہ رات واقعی گہری ہو گئی تھی۔

پھولوں کا تاروں کا سب کا کہنا ہے

ایک ہزاروں میں میری بہنا ہے

ساری عمر ہمیں سنگ رہنا ہے

جیسے ہی دل آرا ثاقب کے ساتھ ڈرائنگ روم میں داخل ہوئی وہ تینوں بھائی ایک ساتھ پورے جوش سے گانے لگے۔ دل آرا کا چہرہ خوشی سے روشن ہو اٹھا۔

تینوں بھائیوں نے نئے شادی شدہ جوڑے کے ناشتے (سحری) کا انتظام ڈرائنگ روم میں کیا تھا۔ عباد ثاقب کو رات ہی میسج کر کے بتا چکا تھا۔

دیکھ لیں حسین آرا۔۔۔ دل پر پتھر رکھ کر آج آپ کو بہن بول ہی دیا ورنہ خدا گواہ" ہے آج تک حسام نے کسی حسین لڑکی کو بہن نہیں بنایا "!!!

حسام دل آرا کو دیکھ کر اپنے نادیدہ آنسو پونچھتا بولا تو جہاں دل آرا کھلکھلا کر ہنس دی وہیں ثاقب حسام کی گردن پر تھپڑ لگا گیا۔

"یہ بڑے بہن بھائی ہمیشہ سے اتنے سڑو کیوں ہوتے ہیں۔ ہر وقت رعب میں ہی رہتے ہیں !!!"

وہ اپنی گردن سہلاتا منہ بنا کر بول اٹھا۔

"کیوں کہ ہم ان بچوں کے ماں باپ بن جاتے ہیں جنھیں ہم نے پیدا بھی نہیں کیا ہوتا۔ اتنا غصّہ تو بنتا ہے پھر۔"

ثاقب کندھے اچکا کر بولتا دل آرا کا ہاتھ تھام کر آگے بڑھتا اسے اپنے ساتھ بیٹھا گیا جب کہ ثاقب کی بات پر سب کی ہنسی بے ساختہ تھی۔

سحری میں کم وقت تھا اس لئے سب چپ چاپ سحری کرنے لگے۔

"لیں جی چاند نظر آ گیا۔ میں نے کہا تھا نا کہ اس دفعہ بھی انتیس روزے ہی ہوں گے
پر کوئی میری بات پر یقین کرے تو ہی نا !!!"

حسام چیخ چیخ کر بول رہا تھا۔

"یار بس کر دے مان لیا کہ تو نجومی ہے پر اب ہمارے کان کے پردے تو نہ پھاڑ !!!"

حمزہ جھنجھلا کر بولا تو حسام اس کی بات پر اسے گھور کر رہ گیا۔

عشاء کی نماز کے بعد ثاقب باہر کسی دوست کے پاس رک گیا تھا جب کہ وہ تینوں گھر آ گئے تھے۔ ابھی صبح عید ہونے کا اعلان ہوا تھا۔

"دل آرا اٹھ کر جلدی سے ریڈی ہو جائیں میں بائیک نکال رہا ہوں!!!"

تبھی ثاقب لاؤنج میں آتا دل آرا سے بولا تو اس کی عجلت پر وہ بھی اپنی جگہ سے کھڑی ہو گئی۔

"پر جانا کہاں ہے وہ بھی اس وقت؟؟"

وہ اسے دیکھتی بے ساختہ پوچھ اٹھی۔

"ارے بھابھی جان اس قدر معصوم کیوں ہیں آپ؟؟ ظاہر سی بات ہے چاند رات پر آپ کو مہندی اور چوڑیاں ہی دلوانے لے جائیں گے نا!! مہندی آپ کی لگی ہے مگر تھوڑی سی جب کہ بھیا کو بھری ہوئی پسند ہے۔ کیوں بھیا سہی کہہ رہا ہوں نا میں؟؟؟"

حسام کی بات پر جہاں دل آرا کے چہرے پر شرم گیں مسکراہٹ چمکی وہیں ثاقب اسے گھور کر رہ گیا۔

"!!! بہت زبان چلنے لگی ہے تمہاری!!! جائیں دل آپ چادر لے آئیں جلدی سے"

حسام کو گھور کر وہ دل آرا سے کہتا باہر نکل گیا تو دل آرا بھی کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

"!!!بھیا کیسے لال گلابی ہو گئے تھے چوری پکڑی جانے پر"

ان کے جانے کے بعد حمزہ اور حسام ہاتھ پر ہاتھ مار کر ہنس دیے۔

"!!! ثاقب اٹھ جائیں نماز کا وقت ہو گیا ہے"

وہ کب سے اس کے سرہانے کھڑی اسے اٹھانے کی کوشش کر رہی تھی پر وہ نا جانے آج کیا کھا کر سویا تھا کہ اس کی نیند ہی پوری نہیں ہو رہی تھی۔

"!!! سونے دیں دل!!! آپ بھی سو جائیں"

نیند میں کہتا وہ اس کا ہاتھ تھام کر اسے اپنی طرف کھینچنے لگا جب اس کا ارادہ سمجھتے وہ تیزی سے پیچھے ہٹ گئی۔

"!! ثاقب میں جا رہی ہوں کچن میں آپ سوتے رہیں اب"

دھمکی بھرے انداز میں کہتی وہ کمرے سے نکل گئی تو ثاقب جو کب سے جان بوجھ کر اسے تنگ کر رہا تھا بدمزہ ہو کر اٹھ بیٹھا۔

"!!! بہت ہی ان رومانٹک بیوی ملی ہے مجھے "

خود سے کہتا وہ اٹھ کر الماری کی طرف بڑھ گیا جہاں وہ اس کا آج کے دن پہننے والا سوٹ لٹکا گئی تھی۔

ڈریسنگ ٹیبل پر نظر پڑی تو اس کی ساری چیزیں سلیقے سے رکھی نظر آئیں۔ وہ مسکراتا ہوا کپڑے پکڑ کر باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔

"!!! عید مبارک آپی جان"

وہ ٹیبل پر شیر خورمہ رکھ رہی تھی جب حمزہ کی آواز سنائی دی۔

وہ مسکراتا ہوا اسے اپنے ساتھ لگا کر اس کے سر پر ہاتھ رکھ گیا۔

"!!! عید مبارک میری جان"

وہ مسکراتی ہوئی اس کا گال تھپتھپا گئی۔

حمزہ کے پیچھے ہی وہ تینوں بھی آ گئے۔

"!!! عید مبارک بیگم جان"

عباد اور حسام سے ملنے کے بعد وہ اپنی جگہ پر ہی کھڑی تھی جب ثاقب اس کے قریب آتا اس کا چہرہ ہاتھوں میں تھام کر اس کی پیشانی پر اپنے لمس کا پھول کھلا گیا۔

"!!!! اوئے ہو"

وہ تینوں شرارت سے سیٹی بجاتے ایک کورس میں بولے تو دل آرا جھینپ اٹھی۔

"!!! شرم کرو تم لوگ!! اپنی حق حلال کی بیوی سے ہی عید ملا ہوں"

ان تینوں کو گھورتا وہ کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا تو وہ سب بھی اپنی اپنی جگہ سمبھال گئے۔

دل آرا انہیں میٹھا سرو کرنے لگی۔

میٹھا کھانے کے بعد وہ سب لاؤنج میں آ کر بیٹھ گئے۔ ثاقب کی نظریں بھٹک بھٹک کر دل آرا پر اٹھ رہی تھیں جو گلابی لباس میں خود بھی گلابی پر بنی ہوئی تھی۔

"!!! حوصلہ رکھیئے بھیا آپ کی ہی ہیں"

حمزہ کی شرارتی آواز پر دل آرا سٹپٹا گئی۔

"!!! باتوں میں مت لگاؤ۔ میری عیدی نکالیں شاباش سب"

وہ کمر پر ہاتھ رکھتی رعب سے بولی تو اس کے انداز پر ثاقب ابرو اچکا کر اسے دیکھنے لگا۔

لیں !!!! اپناجناجوان حسین و جمیل بھائی پورا کا پورا آپ کو دے دیا ہے ہم نے اور" بونس میں تین عدد ہینڈ سم سے بھائی بھی !!! اس کے بعد بھی آپ کو عیدی چاہیئے کیا ؟؟؟"

حسام ڈرامائی انداز میں بولا تو دل آرا کا منہ کھل گیا حیرت کے مارے۔

یہ گفت ٹ مجھے اللہ پاک نے دیا ہے اس لئے آپ زیادہ چالاک مت بنیں۔ چلیں" "شاباش جلدی نکالیں میری عیدی۔

وہ دبنگ انداز میں کہتی سب سے پہلے اپنا مہندی سے سجا ہاتھ ثاقب کے آگے پھیلا گئی تو وہ مسکراہٹ دباتا اپنی جیب سے والٹ نکال کر اس کی ہتھیلی پر رکھ گیا۔

بھیا آپ کی آنکھوں سے لگ رہا ہے کہ آپ حسین آرا کا ہاتھ چومنا چاہتے ہیں۔ اگر" ایسا کوئی ارادہ ہے تو کیا ہم اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھ لیں؟؟ وہ کیا ہے نا کہ ہم معصوم "!!!بچے ابھی خراب نہیں ہونا چاہتے

حسام ھنستا ہوا بولا تو ثاقب اس کی طرف کشن پھینک گیا۔

دل آرا ثاقب کے بعد ان تینوں کی طرف باری باری گئی تو وہ بھی اس عیدی شرافت سے اس کے حوالے کر گئے۔

کس قدر شوق تھا انھیں بہن کا اور اب وہ سارے شوق دل آرا سے ہی پورے کرنا چاہتے تھے۔

تھوڑی دیر مزید باتیں کرنے کے بعد وہ سب گھر سے نکل پڑے۔اب ان کی منزل کوئی اور تھی۔

"چاندنی ڈرائنگ روم آؤ میرے ساتھ۔کچھ مہمان آئے ہیں تو ابو تمہیں وہاں بلا رہے ہیں !!!"

بھابھی کی بات پر چاندنی حیران رہ گئی۔وہ پردہ کرتی تھی اور اس کے ابو نے کبھی اسے غیر لوگوں کے سامنے نہیں بلایا تھا پھر آج کون سے ایسے خاص مہمان آ گئے تھے۔

وہ ساری سوچوں کو جھٹکتی نقاب کرتی ڈرائنگ روم کی طرف بڑھ گئی۔

سامنے صوفے پر دل آرا کو بیٹھے دیکھ کر اسے خوش گوار حیرت نے آلیا۔

وہ جوش سے دل آرا کی طرف بڑھتی اس کے گلے سے لگ گئی۔ اس سے الگ ہونے کے بعد وہ وہیں دل کے ساتھ صوفے پر بیٹھ گئی کیوں کہ یہ اس کی امی کا حکم تھا۔ دل آرا کی پوری فیملی وہاں موجود تھی۔

انکل آپ اگر چاہیں تو سوچنے کے لئے وقت لے سکتے ہیں۔ عباد آپ کی آنکھوں" کے سامنے ہی پلا بڑھا ہے باقی آپ پھر بھی جتنا چاہیں وقت لے لیں پر جواب ہمیں "!!! ہاں میں ہی چاہیے

ثاقب کی بات پر چاندنی نا سمجھی سے اس کی طرف دیکھنے لگی۔

بیٹا تم لوگ میرے اپنے بچے ہو بھلا مجھے کیسے نہیں پتا ہو گا۔ عباد جیسا ہیرا تو مجھے ڈھونڈھنے سے بھی نہیں ملے گا اپنی بچی کے لئے۔"

اپنے ابو کی بات سن کر چاندنی کا دل دھڑک اٹھا۔ کیا وہی بات ہو رہی تھی جو وہ سمجھ رہی تھی ؟؟

چاندنی بیٹا تمھارے ثاقب بھائی عباد کا رشتہ لے کر آئے ہیں تمہارے لئے۔ "ہمیں تو دل و جان سے یہ رشتہ پسند ہے۔ تم اپنی رضامندی بتاؤ تا کہ بات آگے بڑھائی جا سکے۔"

ان کی بات پر چاندنی کی ہتھیلیاں نم پڑ گئیں۔ کہاں سوچا تھا کہ دل کی مرادیں بھی پوری ہو جا گی۔

"!!! جیسے آپ لوگوں کی مرضی۔میں آپ کی رضا میں راضی ہوں"

دھیمی آواز میں اپنا اقرار سونپتی وہ تیز کمرے سے نکل گئی۔

وہ اپنے کمرے میں بے یقین سی بیٹھی تھی جب بھابھی دوبارہ کمرے میں آئیں۔

چندہ ابو کہہ رہے ہیں ایک دفعہ عباد سے مل کر جو بات کرنا چاہو کر لو اور سوچ سمجھ لو"
"کیوں کہ پوری زندگی کی معاملہ ہے۔جلدی سے آجاؤ وہ انتظار کر رہا ہے چھت پر۔

بھابھی کہتی چل دی پر وہ گھبرا اٹھی۔اکیلے میں کیا بات کرے گی وہ بھلا۔

آخر کار ہمت کر کے اٹھتی وہ چھت کی طرف چل دی۔

سامنے ہی وہ منڈیر کے پاس کھڑا تھا۔سفید شلوار قمیض میں دراز قد اور وجیح ساعباد جمال !!!

اس کے قدموں کی آہٹ پر وہ رخ موڑ کر اس کی طرف دیکھنے لگا جو نیلے رنگ کے لباس میں نقاب اوڑھے نظریں جھکائے کھڑی تھی۔

"کیا ہم بیٹھ کر بات کر سکتے ہیں ؟؟"

وہ ڈائریکٹ اس کی آنکھوں میں دیکھتا سوال کر گیا تو چاندنی سر ہلاتی ایک طرف پڑی کرسیوں کی طرف بڑھ گئی۔

وہ دونوں اب آمنے سامنے کرسیوں پر بیٹھے تھے۔ کئی لمحے یوں ہی خاموشی کی نظر ہو گئے۔

"کیا آپ مجھ سے کچھ پوچھنا چاہتی ہیں؟؟"

عباد کے سوال پر وہ سر ہلا گئی۔

"میں جانتی ہوں آپ مجھے سرسری سا ہی سہی مگر نقاب کے بغیر دیکھ چکے ہیں۔ آپ خود اتنے خوبصورت ہیں تو شادی کے لئے آپ کا انتخاب ایک عام سی شکل وصورت والی لڑکی ہی کیوں ٹھہری؟؟"

اس کے سوال پر عباد سر جھکا کر مسکرا دیا۔

"سچ بتاؤں تو پہلے مجھے بھی یہی لگتا تھا!!!"

عباد کی بات پر پل بھر کو چاندنی کا سانس سا رکا۔

"پھر میں نے جانا کہ جس سے محبت ہو جاوہی حسین ترین ہے!!!"

اگلی بات تو اس سے بھی زیادہ جان لیوا تھی۔ کیا وہ چاندنی سے محبت کی بات کر رہا تھا ؟؟

"آپ کو نقاب میں دیکھتے اپنا دل اپ پر ہارا ہوں۔ آپ کو نقاب کے بغیر دیکھا بھی تو محض حادثاتی طور پر اور پھر ادراک ہوا کہ محبتیں صورتوں کی محتاج نہیں ہوا کرتی بلکہ جس سے محبت ہو جاوہی حسین ترین ہے!!! باقی کی تعریف حلال رشتے میں بندہ کر کر دوں گا کیا خیال ہے؟؟؟"

وہ جو مسحور ہوتی اس کا ایک ایک لفظ سن رہی تھی آخری الفاظ پر بری طرح شرما گئی۔

"کیا مجھے اپنی زندگی میں شامل ہونے کا شرف بخشیں گی آپ؟؟"

وہ اب کی بار واضح الفاظ میں پوچھ گیا تو وہ سر ہلا کر اقرار کرتی وہاں سے اٹھ کر تیزی سے نیچے کی طرف چل دی۔

اس کے جانے کے بعد عباد سرشاری سے مسکرا دیا۔ اس نے سہی وقت پر سہی فیصلہ لے لیا تھا جس پر وہ اپنے اللہ کا شکر گزار تھا۔ اسے یقین تھا چاندنی اس کی زندگی میں شامل ہو کر اس کی زندگی کو بھی روشن کر دے گی آخر ایک نیک عورت اللہ کی طرف سے بہترین تحفہ ہوتی ہے۔

وہ مسکراتا ہوا خود بھی نیچے کی طرف چل دیا جہاں اس کے جان سے عزیز رشتے موجود تھے۔

"ثاقب میں کب سے پوچھ رہی ہوں ہم کہاں جا رہے ہیں اور آپ ہیں کہ بتا ہی نہیں رہے !!!"

دل آرا ناراضگی سے بولی تو ثاقب نے محبت بھری نظروں سے اپنی جان سے پیاری بیوی کو دیکھا۔ان کی شادی کو تین ماہ گزر گئے تھے اور اس عرصے میں دل آرا اسے جان سے بھی پیاری ہو گی تھی۔

"بس پہنچ گئے خود ہی دیکھ لیجئے گا !!!"

وہ بائیک روکتا بولا تو دل آرا نے ناسمجھی سے سامنے نظر آتی ہسپتال کی عمارت کو دیکھا۔

"ہم یہاں کیوں؟؟؟"

اس کے سوال پر ثاقب بغیر جوابدیے اسے اپنے ساتھ لیتا آگے بڑھنے لگا۔وہ اسے ساتھ لئے ایک کمرے کے آگے روکا تو دل آرا کا دل گھبرانے لگا۔ثاقب اسے تسلی دیتا دروازہ کھول کے اسے لئے اندر داخل ہو گیا۔بیڈ پر موجود وجود کو دیکھتے دل آرا کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔

"ثانیہ !!!!"

یہ نام سرگوشی کی مانند اس کے ہونٹوں سے پھسلا تھا۔اس کی دوست یا یہ کہا جا اسے بدنام کرنے والی ہستی ہوش وحواس سے بیگانہ بستر پر پڑی تھی۔

"؟؟؟ اسے کیا ہوا ثاقب"

وہ بے چینی سے ثاقب سے پوچھنے لگی۔

"!!!! ریپ کے بعد مرڈر اٹیک"

ثاقب کے جواب پر وہ دونوں ہاتھ ہونٹوں پر جما گئی۔

جب انسان حسد کی آگ میں جلتا دوسروں پر کیچڑ اچھالے تو کیسے ممکن ہے کہ اللہ" انصاف نہ کرے۔ اس نے اپنے بوئے فرینڈ آصف کے ساتھ مل کر ہم پر الزام لگایا اور خدا کا انصاف دیکھیں آصف اس کا ریپ کر کے اسے بہت بری حالت میں پھینک گیا۔ یہ تب سے کوما میں ہے۔ میں سی سی ٹی وی فوٹیج نکلوا کر یونیورسٹی میں

ہماری بے گناہی ثابت کر چکا ہوں پر مجھے افسوس ہے کہ یہ اپنے منہ سے اقرار نہ کر سکی پر دل مطمئن ہے کہ اللہ بہتر انصاف کرنے والا ہے۔ آصف فرار ہو چکا ہے پر مجھے امید نہیں یقین ہے اس کی رسی بھی ضرور کھینچے گا اللہ!!!"

ثاقب کی بات پر وہ آبدیدہ ہوتی رو دی۔

میں نے اسے معاف کیا ثاقب میں نے معاف کیا۔ اللہ اس کی سزا کم کرے"

آمین !!!"

وہ ثاقب کے کندھے سے لگی رو دی تو وہ اسے ساتھ لئے وہاں سے نکل آیا۔ اللہ نے ان کا انصاف کر دیا تھا۔ جب معاملہ اللہ کے سپرد کر دیا جا تو وہ بہترین انصاف کرنے والا ہے۔